اربعین

تعلیم اور تعلم کی فضیلت و تکریم

حُسْنُ التَّکَرُّم
فِي
الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيْمِ وَالتَّعَلُّم

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اَربعین

تعلیم اور تعلّم کی فضیلت و تکریم

حُسْنُ التَّكَرُّم فِي الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيْمِ وَالتَّعَلُّم

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: محمد اَفضل قادری

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱: دسمبر 2015ء

تعداد: 1,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المحتويات

١. فَضِيلَةُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ ٩

﴿علم اور علماء کی فضیلت﴾

٢. مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ٢٨

﴿اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی گہری سمجھ عطا کر دیتا ہے﴾

٣. فَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ ٤٠

﴿ایک فقیہ، شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے﴾

٤. طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ صَلَاةِ النَّافِلَةِ ٤٦

﴿علم حاصل کرنا نفل نماز سے بہتر ہے﴾

٥. أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الرَّجُلُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمُهُ ٥٦

﴿کسی شخص کا علم سیکھنا اور سکھانا بہترین صدقہ ہے﴾

٦. مَكَانَةُ التَّعَلُّمِ وَالتَّعْلِيْمِ وَأَجْرُهُمَا ٦٤

﴿علم سیکھنے اور سکھانے کا درجہ اور ان کا اجر﴾

٧. الِاغْتِبَاطُ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ ٦٧
﴿علم وحکمت میں رشک کرنا﴾

٨. فَضْلُ مُذَاكَرَةِ الْحَدِيْثِ وَآدَابُهَا ٧١
﴿مذاکرۂ حدیث کی فضیلت اور اس کے آداب﴾

٩. اَلرِّحْلَةُ فِي طَلَبِ أَحَادِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْعِلْمِ ٧٩
﴿احادیث رسول ﷺ اور علم کے لیے سفر اختیار کرنا﴾

١٠. اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءُ قَدْ تَعَلَّمُوا مِنَ اللهِ ٩٣
﴿علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کیا﴾

١١. فَضْلُ صُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَاتِّبَاعِهِمْ وَالتَّعَلُّمِ مِنْهُم ١٠٤
﴿علماء کرام کی صحبت اختیار کرنے اور ان کی پیروی کرنے اور ان سے سیکھنے کی فضیلت﴾

١٢. اَلتَّرْغِيْبُ فِي إِبْلَاغِ الْعِلْمِ وَفَضْلُ الْمَوْتِ فِي طَلَبِهٖ ١١٦
﴿علم پھیلانے کی ترغیب اور حصولِ علم کے دوران موت کی فضیلت﴾

١٣ . يَغْفِرُ اللهُ لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَة ١٢٥

﴿اللہ تعالیٰ روزِ قیامت علماء کی بخشش ومغفرت فرمائے گا﴾

١٤ . يَشْفَعُ الْعُلَمَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ١٢٩

﴿روزِ قیامت علماء شفاعت کریں گے﴾

١٥ . رَفْعُ الْعِلْمِ وَقَبْضُهُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ ١٣١

﴿آخری زمانہ میں علم کے اُٹھائے جانے کا بیان﴾

١٦ . اَلتَّرْهِيبُ مِنْ أَنْ يَعْلَمَ الإِنْسَانُ وَأَلَّا يَفْعَلَ مَا يَقُوْلُ ١٣٦

﴿علم رکھتے ہوئے اپنے کہے پر عمل نہ کرنے پر تنبیہ﴾

١٧ . اَلْعُقُوْبَةُ فِي تَعَلُّمِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ وَجْهِ اللهِ ١٤٨

﴿رضاء الٰہی کے علاوہ کسی اور نیت سے علم سیکھنے کا وبال﴾

فَضِيۡلَةُ الۡعِلۡمِ وَالۡعُلَمَاءِ

﴿علم اور علماء کی فضیلت﴾

اَلۡقُرۡآن

(۱) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ○ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَآ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ○ قَالَ يٰٓـاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ فَلَمَّآ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّـكُمۡ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ○

(البقرة، ۲/۳۱-۳۳)

اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (اَشیاء کے) نام سکھا دیئے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا، اور فرمایا: مجھے ان اشیاء کے نام بتا دو اگر تم (اپنے خیال میں) سچے ہو○ فرشتوں نے عرض کیا: تیری ذات (ہر نقص سے) پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر اسی قدر جو تو نے ہمیں سکھایا ہے، بیشک تو ہی (سب کچھ) جاننے والا حکمت والا ہے○ اللہ نے فرمایا: اے آدم! (اب تم) انہیں ان اشیاء کے ناموں سے آگاہ کرو، پس جب آدم (علیہ السلام) نے انہیں ان اشیاء کے ناموں

سے آگاہ کیا تو (اللہ نے) فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی (سب) مخفی حقیقتوں کو جانتا ہوں، اور وہ بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو○

(٢) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○

(البقرة، ٢/٢٤٧)

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: بیشک اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرّر فرمایا ہے، تو کہنے لگے کہ اسے ہم پر حکمرانی کیسے مل گئی حالانکہ ہم اس سے حکومت (کرنے) کے زیادہ حق دار ہیں اسے تو دولت کی فراوانی بھی نہیں دی گئی، (نبی نے) فرمایا: بیشک اللہ نے اسے تم پر منتخب کر لیا ہے اور اسے علم اور جسم میں زیادہ کشادگی عطا فرما دی ہے، اور اللہ اپنی سلطنت (کی امانت) جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے، اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے○

(٣) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ (آل عمران، ٣/١٨)

اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور

فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی (اور ساتھ یہ بھی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے والا ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ پرستش نہیں وہی غالب حکمت والا ہےo

(٤) وَلَقَدْ جِئْنٰهُم بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَo (الأعراف، ٥٢/٧)

اور بیشک ہم ان کے پاس ایسی کتاب (قرآن) لائے جسے ہم نے (اپنے) علم (کی بنا) پر مفصّل (یعنی واضح) کیا وہ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہےo

(٥) قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًاo (بني اسرائيل، ١٠٧/١٧)

فرما دیجئے: تم اس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ، بیشک جن لوگوں کو اس سے قبل علمِ (کتاب) عطا کیا گیا تھا جب یہ (قرآن) انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیںo

(٦) قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۖ لِيَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ

فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌo (النمل، ٢٧/ ٤٠)

(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمان علیہ السلام نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لئے شکر مندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بیشک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہےo

(٧) وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَکُمْ ثَوَابُ اللهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ج وَلَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَo (القصص، ٢٨/ ٨٠)

اور (دوسری طرف) وہ لوگ جنہیں علمِ (حق) دیا گیا تھا بول اٹھے تم پر افسوس ہے اللہ کا ثواب اس شخص کے لئے (اس دولت و زینت سے کہیں زیادہ) بہتر ہے جو ایمان لایا ہو اور نیک عمل کرتا ہو مگر یہ (اجر و ثواب) صبر کرنے والوں کے سوا کسی کو عطا نہیں کیا جائے گاo

(٨) اِنَّمَا یَخْشَی اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِنَّ اللهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌo

(الفاطر، ٣٥/ ٢٨)

بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا

بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں، یقیناً اللہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے○

(۹) قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِی الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ○ (الزمر، ۹/۳۹)

فرما دیجیے: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہو سکتے ہیں۔ بس نصیحت تو عقلمند لوگ ہی قبول کرتے ہیں○

(۱۰) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قِيۡلَ لَكُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِی الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡا يَفۡسَحِ اللّٰهُ لَكُمۡ ۚ وَاِذَا قِيۡلَ انۡشُزُوۡا فَانۡشُزُوۡا يَرۡفَعِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ ۙ وَالَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ○ (المجادلة، ۱۱/۵۸)

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (اپنی) مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادہ ہو جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا اور جب کہا جائے کھڑے ہو جاؤ تو تم کھڑے ہو جایا کرو، اللہ اُن لوگوں کے درجات بلند فرما دے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم سے نوازا گیا، اور اللہ اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو خوب آگاہ ہے○

(۱۱) اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ○ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ○ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ○ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ○ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَالَمۡ يَعۡلَمۡ○

(العلق، ٩٦/١-٥)

(اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھیے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایاo اس نے انسان کو (رحمِ مادر میں) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا کیاo پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہےo جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایاo جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھاo

اَلْحَدِيْثُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَمَنْ سَلَکَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تلاشِ علم کی راہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب فضل الإجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم/٢٦٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢٥، الرقم/٨٢٩٩، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم، ٣/٣١٧، الرقم/٣٦٤٣، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ٥/٢٨، الرقم/٢٦٤٦۔

اسے امام مسلم، احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کیا۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، كَانَ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى يَرْجِعَ. (١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حصولِ علم کے لئے نکلا وہ اس وقت تک اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ واپس نہیں لوٹ آتا۔

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حسن غریب ہے۔

وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِی تَرْجَمَةِ الْبَابِ فِی كِتَابِ الْعِلْمِ: إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ. وَرَّثُوا الْعِلْمَ. مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ٥/٢٩، الرقم/٢٦٤٧، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٣٤، الرقم/٣٨٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٢٤، الرقم/٢١١٩۔

بِحَظٍّ وَافِرٍ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ.(١)

امام بخاری نے کتاب العلم میں ترجمۃ الباب کے تحت بیان کیا ہے: بے شک علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ انہوں نے میراثِ علم چھوڑی ہے۔ پس جس نے اس (میراثِ علم) کو حاصل کیا، اس نے بہت بڑا حصہ پا لیا۔ جو آدمی علم کی تلاش میں کسی راہ پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

٢. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: أُنْبِطُ الْعِلْمَ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب العلم، قبل القبول، ١/٣٧۔

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٩، الرقم/١٨١١٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله، ٥/٥٤٥-٥٤٦، الرقم/٣٥٣٥-الرقم/٣٥٣٦، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الوضوء من الغائط والبول، ١/٩٨، الرقم/١٥٨، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم/٢٢٦۔

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهٗ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت زِر بن حُبَیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا: علم کی تلاش میں آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی اپنے گھر سے طلبِ علم کی نیت سے نکلتا ہے، فرشتے اس کے اس عمل سے خوش ہو کر اس کیلئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

اسے امام احمد، ترمذی اور نسائی نے جب کہ ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

رَوَى الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ: رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِي حَدِيْثٍ وَاحِدٍ.(۱)

امام بخاری نے کتاب العلم کے ترجمۃ الباب (باب الخروج

(۱) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب الخروج في طلب العلم، ۱/ ۴۱۔

في طلب العلم) میں بیان کیا ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن انیس ﷺ کی طرف ایک حدیث کی خاطر ایک مہینے کا سفر طے کیا۔

٣. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّهَدَاءِ فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلَى دَمِ الشُّهَدَاءِ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

حضرت ابو الدرداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روز قیامت علماء کے قلم کی سیاہی اور شہداء کے خون کو تولا جائے گا تو علماء کے قلم کی سیاہی شہداء کے خون سے زیادہ وزنی ہو جائے گی۔

یہ حدیث دیلمی سے مروی ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: ذَلَلْتُ طَالِبًا فَعَزَزْتُ مَطْلُوْبًا. (١)

٣: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤٨٦/٥، الرقم/٤٨٨، والجرجاني في تاريخ جرجان، ٩١/١، الرقم/٥٢، والسمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ١٩٢/١۔

(١) أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١١٧/١، والنووي

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ نے فرمایا: میں نے طلبِ علم کے وقت عاجزی اور فروتنی اختیار کی اور جب مجھ سے علم طلب کیا جانے لگا تو میں معزز بن گیا۔

اِسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

كَانَ الْإِمَامُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَقُوْلُ لِبَنِيهِ وَبَنِي أَخِيهِ: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوا حِفْظَهُ فَاكْتُبُوْهُ وَضَعُوْهُ فِي بُيُوْتِكُمْ. (۱)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام حسن بن علی بن ابی طالب ﷺ اپنے صاحبزادوں اور بھتیجوں کو فرمایا کرتے کہ تم علم سیکھو۔ اگر اسے یاد نہ رکھ سکو تو اسے لکھ کر اپنے گھروں میں رکھ لو۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مِنْ

.... في التبيان في آداب حملة القرآن/۲۷، والغزالي في إحياء علوم الدين، ۱/۹، وابن القيم في مفتاح دار السعادة/۱٦۸۔

(۱) الشعراني في الطبقات الكبرى/٤۲۔

أَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى لَا يَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهُ وَلَا يَحْقِرَ مَنْ تَحْتَهُ وَلَا يَبْتَغِي بِالْعِلْمِ ثَمَناً.(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: آدمی اس وقت تک اہل علم میں شمار نہیں ہوتا جب تک وہ (علم میں) اپنے سے فوقیت رکھنے والوں پر حسد کرنا، اپنے سے کم درجہ افراد کو حقیر جاننا اور علم کے ذریعے کسی مال کا طلب کرنا ترک نہیں کرتا۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: لَا يَبْلُغُ أَحَدٌ مَا يُرِيدُ مِنْ هٰذَا الْعِلْمِ حَتّٰى يَضُرَّ بِهِ الْفَقْرُ، وَيُؤْثِرَهُ عَلٰى كُلِّ حَاجَةٍ.(٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

امام مالک سے مروی ہے: کوئی شخص اُس علم میں سے جو کچھ چاہتا ہے اسے حاصل نہیں کر سکتا، جب تک کہ فقر اُسے متاثر نہ کرے اور جب تک وہ اپنی ہر ضرورت پر اس علم کو ترجیح نہ دے۔

---

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/٣٩۔

(٢) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٣٣١، والخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ٢/١٨٦۔

اسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا يَصْلُحُ طَلَبُ الْعِلْمِ إِلَّا لِمُفْلِسٍ. قِيْلَ: وَلَا لِغَنِيٍّ مَكْفِيٍّ؟ قَالَ: لَا. (۱)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

امام شافعی بیان کرتے ہیں: طلبِ علم مفلس شخص کو ہی زیب دیتا ہے۔ عرض کیا گیا: اور کیا مال دار شخص کو یہ زیب نہیں دیتا؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

اِسے امام ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ الشَّافِعِيُّ يَقُوْلُ: لَا شَيْءَ أَزْيَنَ بِالْعُلَمَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالرِّضَا بِهِمَا. (۲)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام شافعی فرمایا کرتے تھے کہ علماء کو فقر و قناعت اختیار کرنے اور ان دونوں پر خوش رہنے سے زیادہ کوئی چیز زیب نہیں دیتی۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۹/۱۱۹، والخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ۲/۱۸۷۔

(۲) الشعراني، الطبقات الكبرى/۷۷۔

كَانَ الإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ يَقُوْلُ: لَا يُدْرَكُ الْعِلْمُ إِلَّا بِالصَّبْرِ عَلَى الضُّرِّ.(١)

رَوَاهُ الْخَطِيبُ.

امام محمد بن ادریس الشافعی فرمایا کرتے تھے: علم نقصان وتکلیف پر صبر سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

اِسے خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَحَقٌّ عَلٰى طَلَبَةِ الْعِلْمِ بُلُوْغُ غَايَةِ جُهْدِهِمْ فِي الاسْتِكْثَارِ مِنْ عِلْمِهٖ، وَالصَّبْرُ عَلٰى كُلِّ عَارِضٍ دُوْنَ طَلَبِهٖ، وَإِخْلَاصُ النِّيَّةِ لِلّٰهِ فِي اسْتِدْرَاكِ عِلْمِهٖ نَصًّا وَاسْتِنْبَاطًا، وَالرَّغْبَةُ إِلَى اللهِ فِي الْعَوْنِ عَلَيْهِ.(٢)

امام شافعی بیان کرتے ہیں: طالبانِ علم پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے علم میں اضافہ کرنے کے لیے غایت درجہ محنت کریں، اور اس کی طلب میں آنے والی ہر رکاوٹ پر صبر کریں، اور اپنے علم کو نصاً اور استنباطاً حاصل کرنے میں نیت کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص رکھیں۔ اور اس کام

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ٢/١٨٦۔

(٢) الشافعي في أحكام القرآن، ١/٢١، وأيضًا في الرسالة/١٩، وذكره الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ٢/٢٠٤۔

میں مدد حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھیں۔

كَانَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ يَقُوْلُ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِعِزِّ النَّفْسِ لَمْ يُفْلِحْ وَمَنْ طَلَبَهُ بِذُلِّ النَّفْسِ وَخِدْمَةِ الْعُلَمَاءِ أَفْلَحَ.(۱)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام شافعی فرمایا کرتے تھے: جس نے عزتِ نفس (انا) کے ساتھ علم حاصل کرنا چاہا، کامیاب نہ ہوا اور جس نے اسے نفس کی ذلت اور علماء کی خدمت کے ذریعے حاصل کرنا چاہا وہ مقصد پا گیا۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الآجُرِّيِّ، يَقُوْلُ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِالْفَاقَةِ وَرِثَ الْفَهْمَ.(۲)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

امام ابراہیم آجری بیان کرتے ہیں: جس نے فقر و فاقہ کے ساتھ علم طلب کیا وہ فہم کا وارث بنا۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

(۱) الشعراني، الطبقات الكبرى/۷۷۔

(۲) أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ۲/۱۸۶۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ: لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ.(١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں: علم آرام طلبی سے حاصل نہیں ہوتا۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

كَانَ الْإِمَامُ عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيُّ يَقُوْلُ: أَدْرَكْنَا النَّاسَ وَهُمْ لَا يُعَلِّمُوْنَ الْعِلْمَ إِلَّا لِعَاقِلٍ نَاسِكٍ وَصَارُوْا الْيَوْمَ يُعَلِّمُوْنَهُ لِمَنْ لَا عَقْلَ لَهُ وَلَا نُسُكَ.(٢)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام عامر بن شراحیل شعبی فرمایا کرتے تھے: ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو صرف عقلمند عبادت گزار کو ہی تعلیم دیتے تھے جبکہ آج لوگ اس طرح ہوگئے ہیں کہ بے عقل اور غیر عبادت گزار کو علم دینے لگ گئے ہیں۔

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد، باب أوقات الصلاة الخمس، ١/٤٢٨، الرقم/٦١٢۔

(٢) الشعراني، الطبقات الكبرى/٦٦۔

اسے امام شعرانی نے ’الطبقات الکبریٰ‘ میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُوْلُ: اَلْعُلَمَاءُ ثَـلاثَةٌ عَالِمٌ بِاللهِ وَبِأَمْرِ اللهِ، فَعَلامَتُهُ أَنْ يَخْشَى اللهَ وَيَقِفُ عِنْدَ حُدُوْدِ اللهِ، وَعَالِمٌ بِاللهِ دُوْنَ أَوَامِرِ اللهِ، فَعَلامَتُهُ أَنْ يَخْشَى اللهَ وَلا يَقِفُ عِنْدَ حُدُوْدِهِ، وَعَالِمٌ بِأَوَامِرِ اللهِ دُوْنَ اللهِ فَعَلامَتُهُ أَنْ لَا يَقِفُ عِنْدَ حُدُوْدِ اللهِ وَلا يَخْشَى اللهَ وَهُوَ مِمَّنْ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے: علماء تین (طرح کے) ہیں:

(پہلی قسم میں وہ عالم شامل ہے) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے امر (احکام الٰہیہ) کو جاننے والا ہے۔ ایسے عالم کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کی حدود کا احترام بھی کرتا ہے، (دوسری قسم میں وہ عالم شامل ہے) جو معرفت الٰہیہ تو رکھتا ہے لیکن اس کے اوامر کا اسے (کما حقہ) علم نہیں۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے لیکن اس کی حدود کی پروا نہیں کرتا، (تیسری قسم میں وہ عالم شامل ہے) جو اللہ تعالیٰ کے اوامر کا علم تو رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/٧٦۔

سے بے خبر ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ نہ تو وہ حدود الٰہیہ کا احترام کرتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جن پر روزِ قیامت جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الْإِمَامُ شَقِيقٌ الْبَلْخِيُّ يَقُوْلُ: إِذَا كَانَ الْعَالِمُ طَامِعاً، وَلِلْمَالِ جَامِعاً فَبِمَنْ يَقْتَدِي الْجَاهِلُ؟(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام شقیق بلخی فرمایا کرتے تھے: جب عالم دین طمع کرنے والا اور مال جمع کرنے والا ہو تو جاہل کس کی پیروی کرے؟

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْمُرْسِيُّ: اَلْعِلْمُ هُوَ الَّذِي يَنْطَبِعُ فِي الْقَلْبِ كَالْبَيَاضِ فِي الْأَبْيَضِ، وَالسَّوَادِ فِي الْأَسْوَدِ.(٢)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

شیخ ابو العباس مُرسی نے فرمایا: علم تو وہ ہے جو کہ دل میں یوں سرایت کر جائے جیسے سفید چیز میں سفیدی اور سیاہ چیز میں سیاہی۔

---

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/١١٥۔

(٢) الشعراني، الطبقات الكبرى/٣١٨۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ الشَّاذِلِيُّ يَقُوْلُ: أَرْبَعٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهُمْ عِلْمٌ: حُبُّ الدُّنْيَا، وَنِسْيَانُ الْآخِرَةِ، وَخَوْفُ الْفَقْرِ وَخَوْفُ النَّاسِ. [1]

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو الحسن شاذلی فرمایا کرتے تھے: چار چیزوں کے ہوتے ہوئے علم نفع نہیں دیتا: دنیا کی محبت، آخرت کی فراموشی، تنگ دستی کا خوف اور (ملامت کرنے والے) لوگوں کا ڈر۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

---

(۱) الشعراني، الطبقات الكبرى/۳۰۹۔

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

﴿اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی گہری سمجھ عطا کر دیتا ہے﴾

اَلْقُرْآن

(١) هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْـلِهٖ ج وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (آل عمران، ٣/٧)

وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جس میں سے کچھ آیتیں محکم (یعنی ظاہراً بھی صاف اور واضح معنی رکھنے والی) ہیں وہی (احکام) کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ (یعنی معنی میں کئی احتمال اور اشتباہ رکھنے والی) ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے اس میں سے صرف متشابہات کی پیروی کرتے ہیں (فقط) فتنہ پروری کی خواہش کے زیرِاثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنی مراد لینے کی غرض سے، اور اس کی اصل مراد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور علم

میں کامل پختگی رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، ساری (کتاب) ہمارے رب کی طرف سے اتری ہے، اور نصیحت صرف اہلِ دانش کو ہی نصیب ہوتی ہےo

(۲) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَo (التوبة، ۹/۱۲۲)

اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سارے کے سارے مسلمان (ایک ساتھ) نکل کھڑے ہوں تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تا کہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیںo

(۳) فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ج وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ط كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَo

(الأنعام، ۶/۱۲۵)

پس اللہ جس کسی کو (فضلاً) ہدایت دینے کا ارادہ فرماتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ فرما دیتا ہے اور جس کسی کو (عدلاً اس کی اپنی خرید کردہ)

گمراہی پر ہی رکھنے کا ارادہ فرماتا ہے اس کا سینہ (ایسی) شدید گھٹن کے ساتھ تنگ کر دیتا ہے گویا وہ بمشکل آسمان (یعنی بلندی) پر چڑھ رہا ہو اسی طرح اللہ ان لوگوں پر عذابِ (ذِلّت) واقع فرماتا ہے جو ایمان نہیں لاتے○

(٤) أَفَمَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللهِ ط اُولٰٓئِکَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○

(الزمر، ٣٩/٢٢)

بھلا، اللہ نے جس شخص کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر (فائز) ہوجاتا ہے، (اس کے برعکس) پس اُن لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جن کے دل اللہ کے ذکر (کے فیض) سے (محروم ہوکر) سخت ہوگئے، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں○

اَلْحَدِيْثُ

٤. عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَن يُرِدِ اللهُ بِهٖ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من يرد اللّٰه به خيرا يفقّهه في الدين، ١/٣٩، الرقم/٧١، وفي كتاب فرض الخمس، باب قول اللّٰه تعالى فأن للّٰه خمسه وللرسول، ٣/١١٣٤، الرقم/٢٩٤٨، وفي كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق وهم أهل العلم،

خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت معاویہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی گہری سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ عطا اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا، فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ وَأَلْهَمَهُ رُشْدَهُ. (١)

.... ٦/٢٦٦٧، الرقم/٦٨٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب النهي عن المسألة، ٢/٧١٨، الرقم/١٠٣٧، وبعضه في كتاب الإمارة، باب قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم/١٠٣٧۔

(١) أخرجه البزار في المسند، ٥/١١٧، الرقم/١٧٠٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٤٢، الرقم/٩٣٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٠، الرقم/١٠١، وقال: رواه البزار والطبراني بإسناد لا بأس به، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢١، وقال: رواه البزار والطبراني في الكبير ورجاله موثّقون۔

رَوَاهُ الْبَزَّارُ .

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور اسے اپنی ہدایت الہام فرما دیتا ہے۔

اسے امام بزار نے روایت کیا۔

٥. عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِکٌ .

حضرت معاویہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! جو کچھ تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو کچھ تو روکنا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی دولت مند کی دولت و امارت اس کو تیری بارگاہ میں نفع نہیں پہنچا سکتی (بلکہ تیرا فضل و رحمت اور عملِ صالح ہی موجبِ

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٩٢، الرقم/١٦٨٨٥، مالك في الموطأ، ٢/٩٠٠، الرقم/١٥٩٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٣٩، الرقم/٧٨٤، والربيع في المسند، ١/٣١، الرقم/٢٦۔

نجات ہے)۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرما دیتا ہے۔

اسے امام احمد اور مالک نے روایت کیا۔

٦. عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَالْفِقْهُ بِالتَّفَقُّهِ. وَمَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. وَإِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت معاویہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور دین کا فہم غور و فکر کے ذریعے۔ اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی گہری سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے جو ڈرتے ہیں وہ علماء ہی ہیں۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا۔

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٩٥، الرقم/٩٢٩، وفي مسند الشاميين، ١/٤٣١، الرقم/٧٥٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٠، الرقم/١٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٨.

وَفِي رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عِلْمٍ يَهْدِي صَاحِبَهُ إِلٰى هُدًى أَوْ يَرُدُّهُ عَنْ رَدًى. وَلَا اسْتَقَامَ دِيْنُهُ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ عِلْمُهُ. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عمر بن خطاب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کمانے والے نے اس علم کی فضیلت کے برابر کوئی کمائی نہیں کی جو صاحبِ علم کو ہدایت کی طرف رہنمائی کرے یا اسے ہلاکت کے کاموں سے روکے۔ جب تک انسان کا عمل درست نہ ہو اس کا دین درست نہیں ہوتا (اور عمل بغیر علم کے درست نہیں ہوتا)۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا۔

٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَلِيْلُ الْفِقْهِ

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٧٩، الرقم/٤٧٢٦، وأيضا في المعجم الصغير، ٢/٥، الرقم/٦٧٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٣، الرقم/١١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢١۔

:٧ أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠٢، الرقم/٨٦٩٨،

خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ. وَكَفٰى بِالْمَرْءِ فِقْهًا إِذَا عَبَدَ اللهَ، وَكَفٰى بِالْمَرْءِ جَهْلًا إِذَا أُعْجِبَ بِرَأْيِهٖ. إِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ وَجَاهِلٌ. فَلَا تُؤْذِ الْمُؤْمِنَ وَلَا تُجَاوِرِ الْجَاهِلَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دین کی تھوڑی سمجھ بوجھ رکھنے والا کثرت سے عبادت کرنے والے (مگر دین کی سمجھ بوجھ نہ رکھنے والے) سے بہتر ہے۔ آدمی کو اتنی فقہ بھی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت (شرعی تقاضوں کے مطابق) کرتا ہو۔ اور آدمی کی جہالت (کے ثبوت) کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنی رائے پر غرور کرتا ہو۔ لوگوں کی دو قسمیں ہیں: مومن اور جاہل۔ مومن کو اذیت نہ دو اور جاہل کی قربت اختیار نہ کرو۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَسِيْرُ الْفِقْهِ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ، وَخَيْرُ

.... والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٦٥، الرقم/١٧٠٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٧٤، وأبو الحسين في معجم الشيوخ، ١/٣٦٨، الرقم/٣٥٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٠۔

أَعْمَالِكُمْ أَيْسَرُهَا. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيبُ.

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تھوڑی سی فقہ (یعنی دین کی قلیل سمجھ بوجھ کا حصول) کثیر عبادت سے بہتر ہے، اور تمہارے اعمال میں سے بہترین وہ ہے جو ان میں سے زیادہ آسان ہو۔

اسے امام طبرانی، دیلمی اور خطیب نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ إِلَّا بِتَدَبُّرٍ، وَلَا عِبَادَةَ إِلَّا بِفِقْهٍ، وَمَجْلِسُ فِقْهٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً. (٢)

رَوَاهُ الْخَطِيبُ.

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/١٣٥، الرقم/٢٨٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٨٨، الرقم/٨٨٤٧، والخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ١/٩٨، والدمياطي في إعانة الطالبين/١٥، وابن القيم في مفتاح دار السعادة/١١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٠۔

(٢) أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ١/٩٧، والدمياطي في إعانة الطالبين/١٥، وابن القيم في مفتاح دار السعادة، ١/١١٨۔

حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تدبر (اور غور و فکر) کے بغیر تلاوت میں کوئی بھلائی نہیں ہے، نہ ہی دین میں سمجھ بوجھ کے بغیر کوئی عبادت ہے اور فقہ کی ایک مجلس ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

اِسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: لَيْسَتْ عِبَادَةُ اللهِ بِالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَلٰكِنْ بِالْفِقْهِ فِي دِيْنِهِ.(۱)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيِّمِ.

حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی عبادت (محض) نماز اور روزے سے نہیں ہوتی، بلکہ اصل عبادت دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے اور ابن القیم نے بھی بیان کیا ہے۔

عَنْ مَلِيْحِ بْنِ وَكِيْعٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبَا حَنِيْفَةَ:

(۱) أخرجه الخطيب البغدادي، الفقيه والمتفقه، ۱/۱۱۸، وابن القيم، مفتاح دار السعادة، ۱/۱۱۸۔

بِمَ يُسْتَعَانُ عَلَى الْفِقْهِ حَتّٰى يُحْفَظَ؟ قَالَ: بِجَمْعِ الْهَمِّ. قَالَ: قُلْتُ: وَبِمَ يُسْتَعَانُ عَلٰى حَذْفِ الْعَلَائِقِ؟ قَالَ: بِأَخْذِ الشَّيْءِ عِنْدَ الْحَاجَةِ وَلَا تَزِدْ.(١)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

حضرت ملیح بن وکیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے ایک بندے کو سوال کرتے ہوئے سنا: فقہ کے لیے کس چیز سے مدد حاصل کی جائے کہ وہ یاد ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: پختہ ارادہ کے ساتھ۔ آپ بیان کرتے ہیں: میں نے پوچھا: علائقِ نفسانی کو کیسے ختم کیا جائے؟ اُنہوں نے فرمایا: ضرورت کے مطابق چیز کو لو اور اضافے کے طلب گار نہ بنو۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ مَكْحُوْلٌ: مَا عَبِدَ اللهُ بِأَفْضَلَ مِنَ الْفِقْهِ.(٢)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيِّمِ.

حضرت مکحول فرماتے ہیں: فقہ (دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے) سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں ہے۔

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ٢/١٨٤۔

(٢) ابن القيم، مفتاح دار السعادة، ١/١١٨۔

اسے علامہ ابن القیم نے بیان کیا ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِمِثْلِ الْفِقْهِ. (١)

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ حَيَّانَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

امام زہری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی عبادت جس طرح فقہ (دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے) سے ہوتی ہے کسی اور کام سے نہیں ہوتی۔

اِسے امام عبد الرزاق، ابن حیان اور ابن عبد البر نے بیان کیا ہے۔

---

(١) أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٥٦، الرقم/٢٠٤٧٩، وابن حيان في الثقات، ٧/١٤١، الرقم/٩٣٧٢، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٢٤۔

فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ

﴿ایک فقیہ، شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے﴾

اَلْقُرْآن

شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (آل عمران، ۳/۱۸)

اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور فرشتوں نے اورعلم والوں نے بھی (اور ساتھ یہ بھی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے والا ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ پرستش نہیں وہی غالب حکمت والا ہے○

اَلْحَدِيْثُ

٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : فَقِيْهٌ أَشَدُّ عَلَى

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ٥/٤٨، الرقم/٢٦٨١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨١، الرقم/٢٢٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٧٨، الرقم/١١٠٩٩، وفي مسند

الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ.

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَه: فَقِيْهٌ وَاحِدٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ایک فقیہ،** شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

ابن ماجہ کی روایت میں 'ایک فقیہ' کے الفاظ ہیں۔

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي دِيْنٍ. وَلَفَقِيْهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ. وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ. فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: لَأَنْ أَجْلِسَ سَاعَةً فَأَفْقَهَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ لَيْلَةً إِلَى الْغَدَاةِ.(١)

.... الشاميين، ٢/١٦١، الرقم/١١٠٩۔

(١) أخرجه الدارقطني في السنن، ٣/٧٩، الرقم/٢٩٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٩٤، الرقم/٦١٦٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٦، الرقم/١٧١١، ١٧١٢، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/١٥٠، الرقم/٢٠٦، ٢/٢٧، الرقم/٨١٤، وأبو نعيم في

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ مُخْتَصَرًا وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دین میں تفقُّہ کے ساتھ کی گئی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے افضل کوئی چیز نہیں اور ایک فقیہ ایک ہزار عابدوں سے بڑھ کر شیطان پر بھاری ہے۔ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ (دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا) ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دینی مسائل سمجھنے کے لئے ایک گھڑی بیٹھنا مجھے پوری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

اسے امام دارقطنی، طبرانی نے مختصراً اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ

.... حلية الأولياء، ٣/٣٦٥، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٥/٤٣٦، الرقم/٢٩٥٧، وفي الجامع لأخلاق الراوى وآداب السامع، ٢/١١٠، الرقم/١٣٢٨۔

٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٧١، الرقم/٣١٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٩٦، الرقم/٣٩٦٠، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٠٩، الرقم/٨٢١، وابن أبي شيبة عن عمرو ابن قيس في المصنف، ٧/٨٨، الرقم/٣٤٤٠٥، ، والشاشي عن سعد في المسند، ١/١٣٧، الرقم/٧٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٢٦٤، الرقم/١٠٦٨۔

فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَيْرُ دِيْنِكُمُ الْوَرَعُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کی کثرت عبادت کی کثرت سے بہتر ہے اور تمہارے دین کی بھلائی تقویٰ (میں مضمر) ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ وَذٰلِکَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ وَتِلْکَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ.(۱)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ مَرْفُوْعًا وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا.

(۱) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/٣٤٦، الرقم/٢١٧٩، والدارمي عن الحسن في السنن، ١/١١٤، الرقم/٣٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٨٢، الرقم/٣٤٣٦١، والبيهقي في شعب الايمان، ٢/٢٩٤، الرقم/١٨٢٥، وابن المبارك في الزهد، ١/٤٠٧، الرقم/١١٦١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٨، الرقم/١٣٩۔

حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے۔ یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔

اس حدیث کو امام خطیب بغدادی نے مرفوعا جبکہ امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے امام حسن بصری سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ ﷺ: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ ثَابِتٌ فِي الْقَلْبِ وَعِلْمٌ فِي اللِّسَانِ فَذٰلِکَ حُجَّةٌ عَلٰی عِبَادِهٖ.(١)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ ﷺ بیان کرتی ہیں: علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں راسخ ہوتا ہے اور ایک علم زبان پر (جاری ہوتا) ہے۔ پس یہ (دوسرا) علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے (یعنی اگر وہ اس علم پر عمل نہیں کریں گے تو یہ علم ان کے خلاف گواہ ہو گا)۔

اسے اِمام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ السُّفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: مَا مِنْ عَمَلٍ أَفْضَلُ مِنْ

(١) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٦٨، الرقم/٤١٩٤۔

طَلَبِ الْحَدِيْثِ إِذَا صَحَّتِ النِّيَّةُ فِيْهِ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر نیک نیتی سے (علم) حدیث حاصل کیا جائے تو اس سے افضل عمل اور کوئی نہیں۔

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا۔

---

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٣٦٦، وذكره القيسراني في تذكرة الحفاظ، ١/٢٠٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٧/٢٥٦۔

طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ صَلَاةِ النَّافِلَةِ

﴿علم حاصل کرنا نفل نماز سے بہتر ہے﴾

١٠. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا ذَرٍّ، لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَکَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَلَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت ابو ذر ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! تم اس حال میں صبح کرو، کہ تم (رات بھر جاگ کر) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ایک آیت سیکھ لو تو یہ تمہارے لئے سو رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔ تم اس حال میں صبح کرو، کہ (اس دوران) تم علم کا ایک باب سیکھ لو چاہے اس پر

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ١/٧٩، الرقم/٢١٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٣٨، الرقم/٨٣٦٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٤، الرقم/١١٦، وأيضاً في ٢/٢٣٢، الرقم/٢٢١٤، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٢٩، الرقم/٧٨۔

عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو تو یہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعت نوافل ادا کرنے سے بہتر ہے۔

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام منذری نے فرمایا ہے: اس کی سند حسن ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ. فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَتَيْنِ: إِحْدَاهُمَا يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُوْنَ اللهَ وَالْأُخْرٰى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُوْنَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : كُلٌّ عَلَى خَيْرٍ. هٰؤُلَاءِ يَقْرَئُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُوْنَ اللهَ. فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ. وَهٰؤُلَاءِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَيُعَلِّمُوْنَ. وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا. فَجَلَسَ مَعَهُمْ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

---

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٣، الرقم/٢٢٩، والدارمي في السنن، ١/١١١، الرقم/٣٤٩، والطيالسی في المسند، ١/٢٩٨، الرقم/٢٢٥١، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٠٦، الرقم/٤٦٢، وابن المبارك في الزهد، ١/٤٨٨، الرقم/١٣٨٨۔

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے ایک حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ وہاں آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم کے) دو حلقے دیکھے۔ ایک حلقہ کے لوگ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے اور اللہ سے دعا مانگ رہے تھے اور دوسرے حلقہ کے لوگ تعلیم و تعلم میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں نیکی کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اس حلقہ والے قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں۔ وہ اگر چاہے تو انہیں عطا فرما دے اور اگر چاہے تو عطا نہ فرمائے۔ دوسرے حلقہ والے لوگ تعلیم و تعلم میں مشغول ہیں۔ اور میں معلم بنا کر ہی مبعوث کیا گیا ہوں۔ (یہ فرما کر) آپ ﷺ ان (تعلیم و تعلم والے اصحاب) کے ساتھ تشریف فرما ہوگئے۔

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: بَابٌ مِنَ الْعِلْمِ يَتَعَلَّمُهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ تَطَوُّعٍ.... وَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا جَاءَ الْمَوتُ طَالِبَ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مَاتَ شَهِيدًا. (١)

---

(١) أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٢٥، وابن

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

ایک دوسری روایت میں حضرت ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کسی آدمی کا علم کا ایک باب سیکھنا ہمارے نزدیک ایک ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔...... (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ) دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب طالب علم کو موت آئے اور وہ اسی (حصول علم میں مصروفیت کی) حالت میں ہو تو اس کی موت شہید کی موت ہے۔

اسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُمَا رضي الله عنهما قَالَا: لَأَنْ أَعْلَمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ فِي أَمْرٍ وَنَهْيٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَبْعِينَ غَزْوَةً فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. (۱)

رَوَاهُ الْخَطِيبُ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اوامر و نواہی

.... عساكر في تاريخ دمشق، ٦٧/٣٦٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٤، الرقم/١١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٤۔

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ١/١٠٢، وابن القيم في مفتاح دار السعادة، ١/١١٨۔

کے علم کا ایک باب سیکھنا مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑے گئے ستر غزوات سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

اِسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ لِلّٰهِ خَشْيَةٌ، وَطَلَبَهُ عِبَادَةٌ، وَمُذَاكَرَتَهُ تَسْبِيحٌ، وَالْبَحْثَ عَنْهُ جِهَادٌ، وَتَعْلِيمَهُ لِمَنْ لَا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ، وَبَذْلَهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ، لِأَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے علم سیکھنا خوفِ اِلٰہی پیدا کرتا ہے، اور اس کا طلب کرنا عبادت ہے، اور اس کا مذاکرہ تسبیح ہے اور اس کی جستجو میں لگے رہنا جہاد ہے۔ بے علم کو علم سکھانا صدقہ ہے اور جو اس کا اہل ہو اس پر خرچ کرنا

١١: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١١٥، الرقم/٢٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤١، الرقم/٢٢٣٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٢، الرقم/١٠٧، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢٣٥، والحاجي خليفة في كشف الظنون، ١/١٨۔

(اللہ کی) قربت کا باعث ہے، کیونکہ حلال و حرام کا فہم حاصل کرنے کے لیے علم نشانِ راہ ہے۔

اسے امام ابن عبد البر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ دِيْنِكُمُ السُّنَنُ وَخَيْرُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ. (۱)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے دین کا بہترین حصہ سنن ہیں اور بہترین عبادت فقہ (دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا) ہے۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَأَنْ أَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، فَأُعَلِّمُهُ مُسْلِمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لِي الدُّنْيَا كُلُّهَا، أَجْعَلُهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰى. (۲)

---

(۱) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۱۷۵، الرقم/ ۲۸۷۶۔

(۲) أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ۱/ ۱۰۲۔

رَوَاهُ الْخَطِيبُ.

حضرت حسن بصری ﷺ بیان کرتے ہیں: میں علم کا کوئی باب پہلے خود سیکھوں اور پھر دیگر مسلمانوں کو سکھاؤں، یہ مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میرے پاس پوری دنیا (کا مال و اَسباب) ہو اور میں اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروں۔

اِسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ ﷺ، قَالَ: بَابٌ مِنَ الْعِلْمِ يَحْفَظُهُ الرَّجُلُ لِصَلَاحِ نَفْسِهِ وَصَلَاحِ مَنْ بَعْدَهُ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ حَوْلٍ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ الْجَعْدِ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

حضرت قتادہ ﷺ سے مروی ہے: علم کا ایک باب، جسے آدمی اپنے نفس کی اِصلاح اوراپنے بعد آنے والے لوگوں کی اِصلاح کے لئے یاد کرلے، ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔

اس کو ابن جعد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه ابن الجعد في المسند، ١/١٦٣، الرقم/١٠٤٧، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٢/٣٤١، وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٢٧٥، وابن جوزي في صفوة الصفوة، ٣/٢٥٩۔

عَنْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِيءٍ، قَالَ: قُلْتُ: لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْکَ، أَجْلِسُ بِاللَّيْلِ أَنْسَخُ، أَوْ أُصَلِّي تَطَوُّعًا؟ قَالَ: إِذَا كُنْتَ تَنْسَخُ، فَأَنْتَ تَعَلَّمُ بِهِ أَمْرَ دِيْنِکَ، فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ. (۱)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

حضرت ابراہیم بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے عرض کیا: آپ کو ان دونوں میں کون سی شے زیادہ محبوب ہے: رات بھر بیٹھ کر علم کی کتابت کرنا یا نفل نماز ادا کرنا؟ اُنہوں نے کہا: اگر تُو (علم کی کوئی بات) لکھتا ہے تو اس کے ذریعے اپنے دین کی کوئی بات سیکھتا ہے، لہٰذا مجھے یہ اَمر زیادہ محبوب ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ الرَّبِيْعِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ صَلَاةِ النَّافِلَةِ. (۲)

---

(۱) أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ۱/۱۰۴۔

(۲) أخرجه الشافعي في المسند، ۱/۲۴۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۴۳۸، الرقم/۳۹۱۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۹/۱۱۹، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ۱/۳۱۰،

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

حضرت ربیع سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام شافعی کو فرماتے ہوئے سنا: علم حاصل کرنا نفلی نماز سے افضل ہے۔

اسے امام شافعی نے روایت کیا۔

كَانَ الإِمَامُ الشَّافِعِيُّ يَقُوْلُ: طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: مَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ فَعَلَيْهِ بِالإِخْلَاصِ فِي الْعِلْمِ. (١)

امام شافعی فرمایا کرتے تھے کہ علم حاصل کرنا نفلی نماز سے افضل ہے۔ آپ (یہ بھی) فرمایا کرتے: جو آخرت کی بہتری (بھلائی) کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ علم حاصل کرے۔

كَانَ الإِمَامُ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ يَقُوْلُ: لَيْسَ عَمَلٌ بَعْدَ الْفَرَائِضِ أَفْضَلُ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ. (٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

.... الرقم/٤٧٤، والبغوي في شرح السنة، ١/ ٢٨٠۔

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/٧٧۔

(٢) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٣٦٣۔

امام سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے : فرائض کی ادائیگی کے بعد علم حاصل کرنے سے افضل کوئی عمل نہیں۔

اِسے امام ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

كَانَ الْإِمَامُ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ يَقُوْلُ: إِنَّمَا يُطْلَبُ الْعِلْمُ لِيُتَّقٰى بِهِ اللهُ تَعَالَى فَمِنْ ثَمَّ فُضِّلَ عَلَى غَيْرِهِ، وَلَوْ لَا ذٰلِکَ کَانَ کِسَائِرِ الْأَشْيَاءِ.(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے : علم صرف اس لئے حاصل کیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا جائے۔ اسی لئے اسے دوسری چیزوں پر فضیلت دی گئی اور اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر (حصولِ علم بھی) عام چیزوں کی طرح قرار پاتا۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/٧٤۔

أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتعَلَّمَ الرَّجُلُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمُهُ

﴿کسی شخص کا علم سیکھنا اور سِکھانا بہترین صدقہ ہے﴾

اَلْقُرْآن

(۱) اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○ (الأعراف، ٧/٦٢)

میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں اور تمہیں نصیحت کر رہا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے○

(۲) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَمِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ○ (التوبة، ٩/١٢٢)

اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سارے کے سارے مسلمان (ایک ساتھ) نکل کھڑے ہوں تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقُّہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تا کہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیں○

(۳) وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْکَ الذِّکْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَکَّرُوْنَ○ (النحل، ١٦/٤٤)

اور (اے نبیِ مکرّم!) ہم نے آپ کی طرف ذکرِ عظیم (قرآن) نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے وہ (پیغام اور احکام) خوب واضح کر دیں جو ان کی طرف اتارے گئے ہیں اور تاکہ وہ غور وفکر کریں○

اَلْحَدِيْثُ

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَـلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ.

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ٣/١٢٥٥، الرقم/١٦٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٢، الرقم/٨٨٣١، وأبوداود في السنن، كتاب الوصايا، باب ما جاء في الصدقة عن الميت، ٣/١١٧، الرقم/٢٨٨٠، والترمذي في السنن، كتاب الأحكام، باب في الوقف، ٣/٦٦٠، الرقم/١٣٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب فضل الصدقة عن الميت، ٦/٢٥١، الرقم/٣٦٥١، وفي السنن الكبرى، ٤/١٠٩، الرقم/٦٤٧٨۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں (اور ان کا ثواب اسے پہنچتا رہتا ہے): صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

اسے امام مسلم، احمد، ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان شخص علم سیکھے اور پھر

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٩، الرقم/٢٤٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٥٤، الرقم/١٤٢١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٤، الرقم/١٢٠، والمزي في تهذيب الكمال، ١٩/٥٩، والمناوي في فيض القدير، ٢/٣٧، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٥، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٣٢، الرقم/٥٧٩۔

وہ اسے اپنے مسلمان بھائی کو بھی سکھائے۔

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا اس کی سند حسن ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَ حَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ أَوْ نَهَرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ:

---

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٨، الرقم/٢٤٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢١، الرقم/٢٤٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٤٨، الرقم/٣٤٤٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٥، ١٢١، الرقم/١٢٣، ٤٢٣، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٥، الرقم/٩٤، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٦٩، الرقم/٢٨٦، والمناوي في فيض القدير، ٢/٥٤٠۔

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

ایک دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن کے وہ اعمال اور نیکیاں جن کا ثواب اسے موت کے بعد پہنچتا رہتا ہے ان میں سے ایک وہ علم ہے جو اس نے سکھایا اور پھیلایا۔ (دوسرا) نیک بیٹا ہے جو اس نے پیچھے چھوڑا۔ (تیسرا) قرآنِ مجید ہے جو اس نے ورثہ میں چھوڑا۔ (چوتھی) مسجد جو اس نے تعمیر کی۔ (پانچواں) مسافر خانہ جو اس نے تعمیر کرایا۔ (چھٹی) نہر جو اس نے جاری کرائی (ساتواں) صدقہ ہے جو اس نے اپنی زندگی اور صحت کی حالت میں اپنے مال سے نکالا۔ ان تمام اعمال کا ثواب اسے موت کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

١٣. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ مَا يَخْلُفُ

١٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٨، الرقم/٢٤١، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٩٥، الرقم/٩٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٨، الرقم/٣٧٧٢، وفي المعجم الصغير، ١/٢٤٢، الرقم/٣٩٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٥، ٦٨، الرقم/١٢٥، ١٨٨، والهيثمي في موارد

الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلاثٌ: وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے پیچھے تین نیکیاں چھوڑ جاتا ہے۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔ صدقہ جاریہ جس کا ثواب اسے پہنچتا رہتا ہے۔ اور (سکھایا گیا) وہ علم جس پر اس کے بعد عمل ہوتا رہے۔

اسے امام ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا۔ امام منذری نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ.(١)

.... الظمآن، ١/٢٢٠، الرقم/٨٦٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٥، الرقم/٩٣۔

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٨، الرقم/٢٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٩٨، الرقم/٤٤٦، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٥١، الرقم/٤٠،

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک دوسری روایت میں حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم سکھایا، اسے اس پر عمل کرنے والے کا بھی اجر ملے گا (جبکہ) عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِي قَبْرِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، أَوْ كَرَى نَهَرًا، أَوْ حَفَرَ بِئْرًا، أَوْ غَرَسَ نَخْلًا، أَوْ بَنٰى مَسْجِدًا، أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا، أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ. (١)

.... وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٦، الرقم/١٢٩، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٤، الرقم/٩٢، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٣٢، الرقم/٥٧٧۔

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٤٨، الرقم/٣٤٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٣٠، الرقم/٣٤٩٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٣، الرقم/١١٣، وأيضاً في ٢/٤١، الرقم/١٤٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٦٧،

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدِّيْلَمِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر بندے کی موت اور اس کے قبر میں پہنچ جانے کے بعد بھی جاری رہتا ہے: کسی کو علم سکھا دیا، یا نہر بنوا دی یا کنواں کھدوا دیا، یا کھجور کا درخت لگا دیا، یا مسجد بنوا دی، یا کسی کو مصحف (قرآن) کا وارث بنا گیا یا پیچھے ایسا بیٹا چھوڑا جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے مغفرت طلب کرتا رہے۔

اس کو امام بیہقی اور دیلمی نے بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ أَحْمَدُ الرِّفَاعِيُّ يَقُوْلُ: إِذَا تَعَلَّمَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ فَلْيُعَلِّمْهُ النَّاسَ يُثْمِرُ لَهُ الْخَيْرَ. (۱)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام احمد الرفاعی فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کسی نے کسی خیر کا علم حاصل کیا تو اسے چاہیے کہ وہ لوگوں کو بھی اس کی تعلیم دے۔ اس کا یہ عمل خود اس کے لئے بھی خیر کا پھل لائے گا۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

.... وقال: رواه البزار۔

(۱) الشعراني، الطبقات الکبری/۲۰۹۔

مَكَانَةُ التَّعَلُّمِ وَالتَّعْلِيْمِ وَأَجْرُهُمَا

﴿علم سیکھنے اور سکھانے کا درجہ اور ان کا اجر﴾

١٤. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** رضی الله عنه **قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ** صلی الله علیه وآله وسلم **يَقُوْلُ: مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ. وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِکَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے:** وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو میری اس مسجد میں صرف خیر (علم) سیکھنے یا اسے سکھانے کیلئے آیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے۔ جو اس کے علاوہ کسی اور (دنیوی) نیت سے آیا، وہ اس آدمی کی طرح ہے جو دوسرے کے مال کی طرف دیکھتا ہے۔

اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٨، الرقم/٩٤٠٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم/٢٢٧۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

ایک دوسری روایت میں حضرت ابو امامہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صرف علم سیکھنے یا علم سکھانے کے ارادہ سے مسجد کی طرف گیا، اس کا اجر اس حاجی کے برابر ہے جس کا حج مکمل ہو۔

اسے امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا۔

١٥ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٩٤، الرقم/٧٤٧٣، وأيضا في مسند الشاميين، ١/٢٣٨، الرقم/٤٢٣، والحاكم في المستدرك، ١/١٦٩، الرقم/٣١١۔

١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم/٢٦٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٢، الرقم/٧٤٢١، والترمذي في السنن، كتاب القراءات، باب ما جاء أن القرآن أنزل على سبعة أحرف، ٥/١٩٥، الرقم/٢٩٤٥، وابن

يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهٖ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص طلبِ علم کے لیے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کی درس و تدریس کرتے ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکون کی دولت نازل ہوتی ہے، اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کا ذکر اُن کے سامنے کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں (یعنی فرشتوں کی مجلس میں اپنے ان بندوں کا تذکرہ کرتا ہے)۔ اور جس شخص کا عمل اسے پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

.... ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم/٢٢٥۔

اَلاِغْتِبَاطُ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

﴿علم و حکمت میں رشک کرنا﴾

اَلْقُرْآن

(١) يُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (البقرة، ٢/٢٦٩)

جسے چاہتا ہے دانائی عطا فرما دیتا ہے اور جسے (حکمت و) دانائی عطا کی گئی اسے بہت بڑی بھلائی نصیب ہوگئی، اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحبِ عقل و دانش ہیں○

(٢) فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ (الكهف، ١٨/٦٥)

تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے علمِ لدنی (یعنی اَسرار و معارف کا اِلہامی علم) سکھایا تھا○

(٣) اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا

يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِo (الزمر، ٩/٣٩)

بھلا (یہ مشرک بہتر ہے یا) وہ (مومن) جو رات کی گھڑیوں میں سجود اور قیام کی حالت میں عبادت کرنے والا ہے، آخرت سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے، فرما دیجئے: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہو سکتے ہیں۔ بس نصیحت تو عقل مند لوگ ہی قبول کرتے ہیںo

اَلْحَدِيْثُ

١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب أجر من قضى بالحكمة، ٦/٢٦١٢، الرقم/٦٧٢٢، وفي كتاب العلم، باب الاغتباط في العلم والحكمة، ١/٣٩، الرقم/٧٣، وفي كتاب الزكاة، باب إنفاق المال في حقه، ٢/٥١٠، الرقم/١٣٤٣، وفي كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما جاء في اجتهاد القضاة بما أنزل الله تعالى، ٦/٢٦٦٨، الرقم/٦٨٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه وفضل من تعلم حكمة من فقه أو غيره فعمل بها وعلمها، ١/٥٥٩، الرقم/٨١٦۔

اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد (یعنی رشک) جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اُسے راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے (علم و) حکمت عطا فرمائی تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اُسے دوسروں کو سکھاتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل عن جبير بن مطعم في المسند، ٤/٨٠، الرقم/١٦٧٨٤، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٨، وابن ماجه عن أنس بن مالك في السنن، كتاب المناسك، باب الخطبة يوم النحر، ٢/١٠١٥، الرقم/٣٠٥٦، والدارمي عن أبي الدرداء في السنن، ١/٨٧، الرقم/٢٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٣٣، ٢٣٤، الرقم/٥١٧٩۔

وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاداب اور تروتازہ رکھے جس نے مجھ سے حدیث سنی، اسے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا، اسے اچھی طرح یاد کر لیا اور پھر اسے آگے پہنچایا۔ کیونکہ کئی حاملینِ فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا: اول خالص اللہ کیلئے عمل کرنا، دوسرا مسلمان حکمرانوں کی بھلائی چاہنا (انہیں اچھی نصیحت کرنا) اور تیسرا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ وابستہ رہنا، کیونکہ (مسلمانوں کی) دعا ان کے شاملِ حال ہوتی ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ مُذَاکَرَةِ الْحَدِيْثِ وَآدَابُهَا

﴿مذاکرۂ حدیث کی فضیلت اور اس کے آداب﴾

١٨. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: تَذَاکَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَتَزَاوَرُوْا. فَإِنَّکُمْ إِنْ لَا تَفْعَلُوْا يَدْرُسْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفَسَوِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن بریدہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: اِس (علمِ) حدیث کا مذاکرہ کیا کرو، اور (علم حدیث کے لیے) باہم ملاقات کرتے رہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو یہ (علم حدیث) مٹ جائے گا۔

اِس حدیث کو امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور فسوی نے بیان کیا ہے۔

١٩. رَوَی الدَّارِمِيُّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ: إِنِّي لَأُجَزِّءُ اللَّيْلَ ثَلَاثَةَ

١٨: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٨، الرقم/٦٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٥، الرقم/٢٦١٣٤، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٧٩، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٠١، ١٠٨، والخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٩٤، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٥، الرقم/٧٢١۔

١٩: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب العمل بالعلم وحسن النية فيه، ١/٩٤، الرقم/٢٦٤۔

أَجْزَاءٍ: فَثُلُثٌ أَنَامُ، وَثُلُثٌ أَقُومُ، وَثُلُثٌ أَتَذَكَّرُ أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

امام دارمی نے روایت کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں: ایک تہائی حصے میں سوتا ہوں، ایک تہائی حصے میں قیام (عبادت) کرتا ہوں اور ایک تہائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث یاد کرتا ہوں۔

رَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَذَاكَرُوا الْحَدِيْثَ، فَإِنَّ الْحَدِيْثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيْثَ (أى ذَكَّرَ بِهِ).(١)

(١) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٥، الرقم/٥٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٥، الرقم/٢٦١٣٣، وابن الجعد في المسند/٢١٨، الرقم/١٤٤٩، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٣، الرقم/٣٢٣، وأيضًا في معرفة علوم الحديث/١٤٠، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٦٧، الرقم/١٨١٩، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٢٨٩، الرقم/٤٢٢، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١١١۔

امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: حدیث کا مذاکرہ کیا کرو، کیوں کہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلا دیتی ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: تَذَاكَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ فَإِنَّ حَيَاتَهُ مُذَاكَرَتُهُ. (۱)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

حضرت عطاء بن سائب نے اپنے والد گرامی یا حضرت ابو الأحوص نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: علم حدیث کا مذاکرہ کرتے رہا کرو، کیوں کہ اس کی زندگی اس کی تکرار میں ہے۔

اسے امام دارمی اور حاکم نے بیان کیا ہے۔

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: تَحَدَّثُوا،

---

(۱) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ۱/۱۵۸، الرقم/۶۱۹، والحاكم في المستدرك، ۱/۱۷۳، الرقم/۳۲۵، وأيضًا في معرفة علوم الحديث/۱۴۱، والرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/۵۴۶۔

فَإِنَّ الْحَدِيْثَ يُذَكِّرُ الْحَدِيْثَ. (١)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید سے روایت کیا ہے، وہ فرمایا کرتے تھے: علم حدیث میں باہم گفتگو کرتے رہا کرو، کیوں کہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلا دیتی ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے کہا: اس حدیث کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

رَوَى الرَّامَهُرْمُزِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ: تَدَاوَرُوْا وَتَذَاكَرُوْا، فَإِنَّ الْحَدِيْثَ يُذَكِّرُ الْحَدِيْثَ. (٢)

رامہرمزی نے حضرت ابو نضرہ سے روایت کیا ہے: انہوں نے کہا

---

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين،٣/٦٥١، الرقم/٦٣٩١، والطبراني في المعجم الأوسط،٣/٦٠، الرقم/٢٤٧٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٦١۔

(٢) أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٥، الرقم/٧٢٢۔

کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: حدیث کو باہم دہراتے رہا کرو اور علم حدیث کا مذاکرہ کرتے رہا کرو، کیوں کہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلا دیتی ہے۔

رَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: تَذَاكَرُوا، فَإِنَّ إِحْيَاءَ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ. (۱)

امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حدیث کا مذاکرہ کیا کرو۔ یقیناً احادیث کا احیاء اِس کے مذاکرہ میں ہے۔

رَوَى الدَّارِمِيُّ وَالرَّامَهُرْمُزِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ ذِكْرَهُ حَيَاتُهُ. (۲)

---

(۱) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ۱/۱۵۶، الرقم/۶۰۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۸۶، الرقم/۲۶۱۳۸، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ۱/۲۳۸، الرقم/۴۷۰۔

(۲) أخرجه الدارمى في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم،۱/۱۵۶، الرقم/۶۰۳، والرامهرمزى في المحدث الفاصل بين الراوى والواعى/۵۴۶، الرقم/۷۲۵، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۱/۱۸۵۔

امام دارمی اور رامھر مزی نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: حدیث کو باہم دہراتے رہا کرو، کیوں کہ اس (علم) کی بقاء اس کے یاد رکھنے میں ہے۔

رَوَى الدَّارِمِيُّ وَأَبُو نُعَيْم عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَتَرْكُ الْمُذَاكَرَةِ. (١)

امام دارمی اور ابو نعیم نے امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: علم کی آفت بھول جانا اور اس کے تکرار کو ترک کر دینا ہے۔

رَوَى الدَّارِمِيُّ عَنْ مَرْوَان بْن مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْث بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: تَذَاكَرَ ابْنُ شِهَابٍ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ حَدِيْثاً، وَهُوَ جَالِسٌ، فَتَوَضَّأَ، فَمَا زَالَ ذٰلِكَ مَجْلِسَهُ حَتّٰى أَصْبَحَ. قَالَ مَرْوَانُ: جَعَلَ يَتَذَاكَرُ الْحَدِيث. (٢)

---

(١) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٨، الرقم/٦٢١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٣٦٤، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٠٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٥/٣٦٣۔

(٢) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب مذاكرة العلم، ١/١٥٧،

امام دارمی نے مروان بن محمد سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: میں نے لیث بن سعد کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک رات عشاء کے بعد ابن شہاب کو مجلس میں بیٹھے ایک حدیث یاد آ گئی، تو انہوں نے وضو کیا اور ان کی (حدیث پر گفتگو کی یہ) مجلس صبح تک جاری رہی۔ مروان نے کہا: وہ حدیث کا مذاکرہ کرتے رہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُطَرِّفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ، يَقُوْلُ: مُذَاكَرَةُ الْعِلْمِ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ إِحْيَاءِ لَيْلَةٍ.(۱)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

حضرت مطرف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک لمحہ علم کا تکرار (میرے نزدیک) شب بیداری سے بہتر ہے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

رَوَى الرَّامَهُرْمُزِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ أَبِي مُسْهِرٍ،

.... الرقم/٦١٦، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥٥/٣٣٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٣٣٣۔

(۱) أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٠٥، الرقم/٤٥٩-٤٦٠، والمقدسي في الآداب الشرعية، ٢/٤٤، وابن القيم في مفتاح دار السعادة، ١/١١٨۔

قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُعَاتِبُ أَصْحَابَ الْأَوْزَاعِيِّ يَقُوْلُ: مَا لَكُمْ لَا تَجْتَمِعُوْنَ؟ مَا لَكُمْ لَا تَذَاكَرُوْنَ؟[1]

رامہرمزی اور خطیب بغدادی نے حضرت ابو مسہر سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن عبد العزیز کو اوزاعی کے اصحاب کو سرزنش کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم نہ اکٹھے ہوتے ہو اور نہ ہی مذاکرہ کرتے ہو؟

---

(١) أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٥٤٨، الرقم/٧٣٢، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٧٣، الرقم/١٨٣٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢١/٢٠٥۔

اَلرِّحْلَةُ فِي طَلَبِ أَحَادِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْعِلْمِ

﴿احادیث رسول ﷺ اور علم کے لیے سفر اختیار کرنا﴾

۲۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ. فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ. قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فَمَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْأَرْضِ. قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ. قَالَ: فَمَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً. قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ.

۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٢، الرقم/٢٤٠١٥، وأبو داود في السنن، كتاب الترجل، ٤/٧٥، الرقم/٤١٦٠، والدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٥١، الرقم/٥٧١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٢٢٧، الرقم/٦٤٦٨، والخطيب البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/١٢٤، الرقم/٣٩۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوئے جو مصر میں تھے۔ پھر جب ان کے ہاں پہنچ گئے تو (صحابی نے) کہا: میں (صرف) آپ کی زیارت کے لیے نہیں آیا بلکہ میں نے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی اور مجھے امید ہے کہ آپ کو میری نسبت بہتر یاد ہوگی۔ انہوں (حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ) نے کہا: وہ کون سی ہے؟ اُس صحابی رضی اللہ عنہ نے وہ بیان کردی اور (بیان کرنے کے بعد) کہا: میں آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ آپ اس سرزمین کے حاکم ہیں۔ (حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زیادہ آرائش اور زیب و زینت سے منع فرمایا ہے لیکن کیا بات ہے کہ میں آپ کو ننگے پیر دیکھ رہا ہوں؟ (صحابی رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ کبھی ننگے پیر بھی رہا کریں۔

اسے امام احمد، ابو داؤد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور امام دارمی نے روایت کیا۔

۲۱. عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، إِنِّي جِئْتُكَ

۲۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم، ۳/۳۱۷، الرقم/۳٦٤۱، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث في طلب العلم، ۱/۸۱، الرقم/۲۲۳۔

مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّکَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَلَکَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَکَ اللهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِکَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ. وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْکَوَاکِبِ. وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ. وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ. فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

کثیر بن قیس نے بیان کیا ہے: میں دِمشق کی مسجد میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا: اے ابو درداء! میں رسول ﷺ کے مبارک شہر سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ میں اسے (سننے کی) خاطر آیا ہوں (اس کے علاوہ) کسی اور غرض سے آپ کے پاس حاضر نہیں ہوا ہوں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستے پر چلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا اور علم حاصل

کرنے والے کی خوشی کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ اور عالم کے لئے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی۔ عالم کی عبادت کرنے والوں پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر۔ علماء ہی انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث ہیں، کیونکہ انبیائے کرام علیہم السلام کی میراث دینار یا درہم نہیں ہوتے (بلکہ) ان حضرات (انبیاء علیہم السلام) کی میراث علم ہے۔ جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بہت بڑا حصہ پا لیا۔

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا فُلَانُ، هَلُمَّ، فَلْنَسْأَلْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُمُ الْيَوْمَ كَثِيرٌ. فَقَالَ: وَا عَجَباً لَکَ، يَا ابْنَ عَبَّاسٍ. أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْکَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ تَرَى. فَتَرَکَ ذٰلِکَ

٢٢: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٥٠، الرقم/٥٧٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى،٢/٣٦٧، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٨٩، الرقم،/٣٧٥، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع،١/١٥٨، الرقم،/٢١٥، وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء،٣/٣٤٣۔

وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ. فَإِنْ كَانَ لَيَبْلُغُنِي الْحَدِيثُ عَنِ الرَّجُلِ فَآتِيهِ وَهُوَ قَائِلٌ، فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ، فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلَى وَجْهِي التُّرَابَ، فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ، مَا جَاءَ بِكَ؟ أَلَا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ فَآتِيكَ! فَأَقُولُ: لَا، أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيكَ، فَأَسْأَلُهُ عَنِ الْحَدِيثِ. قَالَ: فَبَقِيَ الرَّجُلُ حَتَّى رَآنِي وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ. فَقَالَ: كَانَ هٰذَا الْفَتَى أَعْقَلُ مِنِّي.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا تو میں نے ایک انصاری صحابی سے کہا: اے فلاں! آؤ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) سے (احادیث کے بارے میں) دریافت کریں کیونکہ آج تو ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہ شخص بولا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! مجھے آپ پر حیرت ہوتی ہے! کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس بارے میں لوگوں کو آپ کی ضرورت ہوگی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے اتنے لوگ (اِبلاغِ علم کے لیے) موجود ہیں جو آپ بھی جانتے ہیں۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) اس شخص نے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے دریافت کرنے کے اس کام کو ترک کر دیا۔ جب کہ میں اس کام پر لگ گیا۔ جب بھی مجھے کسی شخص کے پاس کسی حدیث کا پتا چلتا تو میں اس کے پاس آتا۔ اگر وہ دوپہر کے وقت سو رہے ہوتے تو میں ان کے

دروازے پر چادر سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتا۔ ہوا چلتی تو مٹی میرے چہرے پر پڑتی۔ پھر وہ صحابی ﷛ باہر آتے اور مجھے دیکھتے تو کہتے: اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد! آپ کس لیے تشریف لائے ہیں۔ آپ نے مجھے پیغام کیوں نہیں بھجوایا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاتا! میں کہتا کہ نہیں آپ کی خدمت میں آنا میرا ہی حق (فرض) بنتا تھا۔ پھر میں ان سے اُس حدیث کے بارے میں سوال کرتا۔

حضرت ابن عباس﷠ بیان کرتے ہیں پھر ایک وقت وہ آیا کہ اس انصاری نے مجھے دیکھا کہ لوگ میرے ارد گرد (علم حدیث کیلئے) ہجوم کیے ہوئے ہیں تو کہا: یہ نوجوان مجھ سے زیادہ سمجھدار تھا۔

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷠: طَلَبْتُ الْعِلْمَ فَلَمْ أَجِدْهُ أَكْثَرَ مِنْهُ فِي الْأَنْصَارِ، فَكُنْتُ آتِي الرَّجُلَ فَأَسْأَلُ عَنْهُ، فَيُقَالُ لِي نَائِمٌ فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي، ثُمَّ أَضْطَجِعُ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الظُّهْرِ. فَيَقُولُ: مَتَى كُنْتَ هَا هُنَا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأَقُولُ: مُنْذُ طَوِيلٍ. فَيَقُولُ: بِئْسَمَا صَنَعْتَ، هَلَّا أَعْلَمْتَنِي؟ فَأَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ وَقَدْ قَضَيْتَ

حَاجَتَکَ.(۱)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: میں نے علم حاصل کیا اور سب سے زیادہ اسے انصار سے حاصل کیا۔ میں کسی صحابی ﷜ کے ہاں آتا تھا، تو ان کے بارے میں دریافت کرتا (اگر) مجھے بتایا جاتا کہ وہ سو رہے ہیں، تو میں اپنی چادر سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کے لئے وہ خود باہر تشریف لاتے تو دریافت کرتے: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی! آپ کب سے یہاں ہیں؟ میں جواب دیتا کافی دیر ہوگئی ہے تو وہ کہتے: آپ نے (میرے انتظار کی زحمت اٹھا کر) اچھا نہیں کیا۔ آپ نے مجھے اطلاع کیوں نہیں کی (تاکہ میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا)؟ تو میں جواب دیتا کہ میری خواہش تھی کہ آپ میری طرف اس وقت تشریف لائیں جب آپ اپنی ضرورت سے فارغ ہو جائیں۔

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۳. عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيَّ

---

(۱) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/ ١٥٠، الرقم/ ٥٦٦۔

۲۳: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم

الشَّامِيَّ، يَقُوْلُ: إِنْ كُنْتُ لَأَرْكَبُ إِلَى الْمِصْرِ مِنَ الْأَمْصَارِ فِي الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ لِأَسْمَعَهُ.

رَوَاه الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابن جابر نے کہا: میں نے حضرت بسر بن عبید اللہ حضرمی شامی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں فقط ایک حدیث کو سننے کی خاطر ایک شہر سے دوسرے شہر تک سفر کرتا رہا ہوں۔

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٤. رَوَى الْحُمَيْدِيُّ فِي الْمُسْنَدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، يَقُوْلُ: خَرَجَ أَبُوْ أَيُّوْبَ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ بِمِصْرَ، يَسْأَلُهُ عَنْ حَدِيثٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَيْرُهُ

.... واحتمال العناء فيه، ١/١٤٩، الرقم/٥٦٣، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١٧٩، الرقم/٣٧٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٠/١٦٥، والخطيب البغدادى في الرحلة فى طلب الحديث، ١/١٤٧، الرقم/٥٧۔

٢٤: أخرجه الحميدى في المسند، ١/١٨٩، الرقم/٣٨٤، والحاكم في معرفة علوم الحديث، ١/٤٠، والخطيب البغدادى في الرحله في طلب الحديث /١١٨-١٢٠۔

وَغَيْرُ عُقْبَةَ. فَلَمَّا قَدِمَ أَتَى مَنْـزِلَ مُسَلَّمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ. وَهُوَ أَمِيْرُ مِصْرَ. فَأُخْبِرَ بِهٖ، فَعَجِلَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَعَانَقَهٗ، ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ، يَا أَبَا أَيُّوْبَ؟ فَقَالَ: حَدِيْثٌ، سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَيْرِي وَغَيْرُ عُقْبَةَ. فَابْعَثْ مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى مَنْـزِلِهٖ. قَالَ: فَبَعَثَ مَعَهٗ مَنْ يَدُلُّهٗ عَلَى مَنْـزِلِ عُقْبَةَ. فَأُخْبِرَ عُقْبَةُ بِهٖ، فَعَجِلَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَعَانَقَهٗ وَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ، يَا أَبَا أَيُّوْبَ؟ فَقَالَ: حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ سَمِعَهٗ غَيْرِي وَغَيْرُكَ فِي سِتْرِ الْمُؤْمِنِ. قَالَ عُقْبَةُ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلَى خِزْيِهٖ، سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ أَيُّوْبَ: صَدَقْتَ. ثُمَّ انْصَرَفَ أَبُوْ أَيُّوْبَ إِلَى رَاحِلَتِهٖ، فَرَكِبَهَا رَاجِعًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ وَالْحَاكِمُ.

حمیدی نے اپنی مسند میں عطاء بن رباح سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ایوب ﷺ حضرت عقبہ بن عامر ﷺ سے ملنے گئے۔ وہ اس وقت مصر میں مقیم تھے۔ وہ ان سے ایک حدیث مبارکہ کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے تھے جو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی تھی۔ اور اس

وقت حضرت ابو ایوب اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ کوئی ایسا شخص زندہ نہ تھا جنہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے (بلا واسطہ) سنا ہو۔ جب وہ مسلمہ بن مخلد الانصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر آئے جو ان دنوں مصر کے گورنر تھے۔ انہیں اطلاع دی گئی تو وہ فوراً باہر آئے اور حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے معانقہ کیا اور کہا: اے ابو ایوب! آپ یہاں کیسے تشریف لائے؟ انہوں نے کہا: ایک حدیث مبارکہ کی غرض سے آیا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سنی ہے۔ اب میرے اور عقبہ کے علاوہ کوئی شخص زندہ نہیں رہا جس نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سنی ہو۔ کسی شخص کو میرے ساتھ بھیج دیں جو مجھے ان کا گھر دکھائے۔ حضرت مسلّمہ نے ایک شخص کو میرے ساتھ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا گھر دکھانے کے لئے بھیج دیا۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو ان کے آنے کی اطلاع دی گئی تو وہ فوراً باہر تشریف لائے، ان سے معانقہ کیا اور کہا: اے ابو ایوب، آپ کا یہاں (مدینہ منورہ سے دور مصر میں) کیسے آنا ہوا؟ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: مومن کی پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث کی (سماعت اور تصدیق کی) غرض سے آیا ہوں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اب میرے اور آپ کے علاوہ کوئی اور شخص زندہ نہیں جس نے اس حدیث کو سنا ہو۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مومن کی سبکی پر اس کی پردہ پوشی کی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی

پردہ پوشی فرمائے گا۔ حضرت ابو ایوب ﷛ نے (فرمان رسول ﷺ سن کر) ان سے کہا: آپ نے ٹھیک کہا۔ پھر حضرت ابو ایوب ﷛ اپنی سواری کی طرف پلٹے اور مدینہ منورہ جانے کے لئے اس پر سوار ہو گئے۔

اس حدیث کو امام حمیدی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كُنَّا نَسْمَعُ الرِّوَايَةَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ نَرْضَ حَتَّى رَكِبْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَمِعْنَاهَا مِنْ أَفْوَاهِهِمْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابو العالیہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ﷡ کے حوالے سے بصرہ میں کچھ احادیث سنتے لیکن ہم اس وقت تک مطمئن نہ ہوتے جب تک مدینہ منورہ جا کر ان کی زبانی ان احادیث کو خود سن نہ لیتے۔

اِس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٥: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ١/١٤٩، الرقم/٥٦٤، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٨/١٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/١١٣، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢٢٤، الرقم/ ١٦٨٤۔

٢٦. عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ: إِنْ كُنْتُ لَأَسِيْرُ اللَّيَالِيَ وَالْأَيَّامَ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

امام مالک نے بیان کیا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سعید بن مسیّب فرمایا کرتے تھے: میں ایک حدیث کی تلاش میں کئی کئی دن اور راتوں کو سفر کرتا تھا۔

٢٧. عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَقَدْ أَقَمْتُ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا مَا لِي حَاجَةٌ إِلَّا وَقَدْ فَرَغْتُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّ رَجُلاً كَانُوا يَتَوَقَّعُوْنَهُ كَانَ يَرْوِي حَدِيْثًا فَأَقَمْتُ حَتّٰى قَدِمَ فَسَأَلْتُهُ.

٢٦: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى،/٢٧٧، ٢٧٨، الرقم/٤٠١، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٩٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى،٢/٣٨١، والخطيب في الكفاية/٤٠٢، وفي الرحلة في طلب العلم/١٢٧، وذكره الذهبي في تذكرة الحفاظ،١/٥٥، وفي سير أعلام النبلاء، ٤/٢٢٢۔

٢٧: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه،١/١٤٩، الرقم/٥٦٢، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٨/٢٩٥، والرامهرمزي في المحدث الفاصل/٢٢٣۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے مدینہ منورہ میں تین دن قیام کیا۔ میرا جو بھی کام تھا میں اس سے فارغ ہوگیا۔ لوگ ایک ایسے صاحب کے آنے کی توقع کر رہے تھے جو ایک حدیث کی روایت کیا کرتے تھے۔ میں وہاں ٹھہر گیا۔ جب وہ صاحب آئے تو میں نے ان سے (اس حدیث کے متعلق) سوال کیا۔

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۸. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ آتِي بَابَ عُرْوَةَ، فَأَجْلِسُ بِالْبَابِ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَدْخُلَ لَدَخَلْتُ وَلٰكِنْ إِجْلَالًا لَهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

امام زہری بیان کرتے ہیں: میں (علمِ حدیث کی غرض سے) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر حاضر ہوتا اور دروازے پر بیٹھ جاتا، اگر میں چاہتا تو اندر جاسکتا تھا لیکن میں نے ان کے احترام میں ایسا نہیں کیا۔

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا سَافَرَ مِنْ أَقْصَى

۲۸: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم واحتمال العناء فيه، ۱/ ۱۵۰، الرقم/ ۵٦۹۔

الشَّامِ إِلٰى أَقْصَى الْيَمَنِ فَحَفِظَ كَلِمَةً تَنْفَعُهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ مِنْ عُمْرِهٖ، رَأَيْتُ أَنَّ سَفَرَهُ لَمْ يَضِعْ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيْبُ.

حضرت شعبی سے ایک اور روایت ہے۔ انہوں نے کہا: اگر کوئی شخص شام کے دور دراز علاقے سے یمن کے کسی دور دراز علاقے کی طرف سفر کرے اور صرف ایک کلمہ سیکھے جو اس کی آئندہ زندگی کے لئے فائدہ مند ہو تو میرے خیال میں اس کا یہ سفر رائیگاں نہیں گیا۔

اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابن عبدالبر اور خطیب نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣١٣، وابن عبد البر في جامع بيان العلم، ١/٤٥٣، الرقم/٤٣١، والخطيب في الرحلة فى طلب الحديث، ١/٩٦، الرقم/٢٧، وذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ٣/٧٥-٧٦، والعيني في عمدة القاري، ٢/١٠٢۔

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءُ قَدْ تَعَلَّمُوا مِنَ اللهِ

﴿علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کیا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (آل عمران، ۳/ ۱٦٤)

بیشک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے○

(۲) وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ط وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ط وَاَنْزَلَ اللهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط

وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ (النساء، ٤/ ١١٣)

اور (اے حبیب!) اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان (دغابازوں) میں سے ایک گروہ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ آپ کو بہکا دیں، جبکہ وہ محض اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کا تو کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے، اوراللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے، اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے ○

(٣) وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○ (يوسف، ١٢/ ٢٢)

اور جب وہ اپنے کمالِ شباب کو پہنچ گیا (تو) ہم نے اسے حکمِ (نبوت) اور علم (تعبیر) عطا فرمایا، اور اسی طرح ہم نیکو کاروں کو صلہ بخشا کرتے ہیں ○

(٤) وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِىْ عَنْهُمْ مِّنَ اللهِ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِىْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (يوسف، ١٢/ ٦٨)

اور جب وہ (مصر میں) داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے انہیں حکم دیا تھا، وہ (حکم) انہیں اللہ (کی تقدیر) سے کچھ نہیں بچا سکتا تھا مگر یہ یعقوب (علیہ السلام) کے دل کی ایک خواہش تھی جسے اس نے پورا کیا، اور (اس خواہش و تدبیر کو لغو بھی نہ سمجھنا تمہیں کیا خبر) بیشک یعقوب (علیہ السلام) صاحبِ علم تھے اس وجہ

سے کہ ہم نے انہیں علمِ (خاص) سے نوازا تھا مگر اکثر لوگ (ان حقیقتوں کو) نہیں جانتے○

(٥) فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ○ (یوسف، ١٢/٧٦)

پس یوسف (علیہ السلام) نے اپنے بھائی کی بوری سے پہلے ان کی بوریوں کی تلاشی شروع کی پھر (بالآخر) اس (پیالے) کو اپنے (سگے) بھائی (بنیامین) کی بوری سے نکال لیا۔ یوں ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو تدبیر بتائی۔ وہ اپنے بھائی کو بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے (اسیر بنا کر) نہیں رکھ سکتے تھے مگر یہ کہ (جیسے) اللہ چاہے۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کر دیتے ہیں، اور ہر صاحبِ علم سے اوپر (بھی) ایک علم والا ہوتا ہے○

(٦) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا○ (طٰہ، ٢٠/١١٤)

پس اللہ بلند شان والا ہے وہی بادشاہِ حقیقی ہے، اور آپ قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کریں قبل اس کے کہ اس کی وحی آپ پر پوری اتر جائے، اور آپ (رب کے حضور یہ) عرض کیا کریں کہ اے میرے رب! مجھے علم میں اور

بڑھا دے٭

(٧) وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًاۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ٭
(النمل، ٢٧/ ١٥)

اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو (غیر معمولی) علم عطا کیا، اور دونوں نے کہا کہ ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے٭

(٨) وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ٭

(الفاطر، ٣٥/ ٢٨)

اور انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں، بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں، یقیناً اللہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے٭

(٩) اَلرَّحْمٰنُ٭ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ٭ خَلَقَ الْاِنْسَانَ٭ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ٭

(الرحمٰن، ٥٥/ ١-٤)

(وہ) رحمٰن ہی ہے٭ جس نے (خود رسولِ عربی ﷺ کو) قرآن سکھایا٭ اُسی نے (اِس کامل) انسان کو پیدا فرمایا٭ اسی نے اِسے (یعنی نبیِّ برحق ﷺ کو ماکان و ما یکون کا) بیان سکھایا٭

اَلْحَدِيْثُ

٢٩. عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ أَصَابَ أَرْضًا. فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ. وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ. فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا. وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرٰى. إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً. فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب فضل من علم وعلّم، ١/٤٢، الرقم/٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب بيان مثل ما بعث النبي صلی الله علیه وآله وسلم من الهدى والعلم، الرقم/٢٢٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٩، الرقم/١٩٥٨٨، والبزار في المسند، ٨/١٤٩، الرقم/٣١٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٢٧، الرقم/٥٨٤٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٩٥، ٢٩٦، الرقم/٧٣١١، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٧، الرقم/٤۔

حضرت ابو موسیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جس ہدایت اور علم کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اُس کثیر بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر برسی۔ جو عمدہ زمین تھی۔ اس نے پانی کو جذب کر کے گھاس اور خوب سبزہ اگایا، اور زمین کے جو حصے سخت تھے انہوں نے پانی کو (جذب ہونے سے) روک لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس سے لوگوں کو نفع سے نوازا کہ وہ اس سے پیتے (اور اپنے جانوروں کو) پلاتے ہیں اور کاشت کاری کرتے ہیں۔ یہی (بارش کا پانی جب) کسی چٹیل میدان پر پڑتا ہے تو نہ وہ اسے روکتا ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اور نہ ہی اپنے اندر جذب کر کے گھاس اور سبزہ اُگانے کا سبب بنتا ہے۔ یہ (پہلی) مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین میں علم و فہم حاصل کیا اور اس (ہدایت) سے نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا۔ یعنی اس نے (اسے) سیکھا اور سکھلایا۔ اور (دوسری) مثال اس (محرومِ ہدایت) شخص کی ہے جس نے (اس ہدایت کے نزول پر اپنا) سر اٹھا کر دیکھا اور نہ اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا (نہ خود فائدہ اٹھایا اور نہ کسی کو اس سے فائدہ پہنچایا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٠. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ

٣٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم، ٣/٣١٧، الرقم/٣٦٤١، والترمذي في السنن، كتاب العلم،

سَلَکَ طَرِيْقًا يَبْتَغِي فِيْهِ عِلْمًا سَلَکَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَإِنَّ الْمَـلَائِکَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ. وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ. وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ. إِنَّ الْعُلْمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ. إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا، وَلَا دِرْهَمًا. إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ. فَمَنْ أَخَذَ بِهٖ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَأَبُوْحَنِيْفَةَ.

حضرت ابو درداء ﷛ سے روایت ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی طلبِ علم میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ بیشک فرشتے طالبِ علم کی رضا کے لئے اس کے پاؤں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ عالم کیلئے زمین و آسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں

.... باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ٥/٤٨، الرقم/٢٦٨٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨١، الرقم/٢٢٣، وأبوحنيفة في المسند، ١/٥٧، والدارمي في السنن، ١/١١٠، الرقم/٣٤٢، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٢٢٤، الرقم/١٢٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٢، الرقم/١٦٩٦-١٦٩٧، والديلمي في مسند الفردوس ٣/٧٤۔

مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ بے شک علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے وارثت میں درہم و دینار نہیں چھوڑے بلکہ انہوں نے اپنی میراثِ علم چھوڑی۔ پس جس نے اس (میراثِ علم) کو حاصل کیا اس نے (پیغمبرانہ میراث کا) بہت بڑا حصہ پالیا۔

اس حدیث کو امام ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ اور ابوحنیفہ نے روایت کیا ہے۔ اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُم. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ. (١)

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ٥/ ٥٠، الرقم/ ٢٦٨٥، والدارمي في السنن، ١/ ١٠٠، الرقم/ ٢٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٢٣٣، الرقم/ ٧٩١١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٥٦، الرقم/ ١٣٠،

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت ابو اُمامہ الباہلی ﷺ سے ایک اور روایت ہے: رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، تو آپ ﷺ نے فرمایا: عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ پر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، (تمام) زمین و آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں بھی اس شخص کے لئے جو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے رحمت طلب کرتی ہیں۔

اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۳۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ يُهْتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ

.... والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٨٤، الرقم/٣٩، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/١٢٠، الرقم/١٢٤٣۔

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٧، الرقم/ ١٢٦٢١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٣٤، الرقم/٦٤١٨، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٤٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٦، الرقم/١٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢١، ١٢٢۔

وَالْبَحْرِ. فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُومُ أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علمائے حق زمین میں ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ جب ستارے غروب ہو جائیں گے تو یقیناً ان (ستاروں) سے راہنمائی حاصل کرنے والے بھٹک جائیں گے۔ (یعنی علماء حق نہیں ہوں گے تو عوام گمراہ ہو جائیں گے)۔

اس حدیث کو امام احمد اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ، أَهْلُ الْعِلْمِ والْجِهَادِ.(١)

رَوَاهُ الْخَطِيبُ وَذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَالسَّخَاوِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ نے فرمایا: درجہ نبوت سے قریب تر لوگ، اہلِ علم اور اہلِ جہاد ہیں۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے اور امام غزالی، ہندی اور

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ١/١٤٨، والغزالي في إحياء علوم الدين، ١/٦، والهندي في كنز العمال، ٤/١٣٣، الرقم/١٠٦٤٧، والسخاوي في المقاصد الحسنة، ١/٤٥٩۔

سخاوی نے بیان کیا ہے۔

قَالَ سَهْلٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيَّ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى مَجَالِسِ الْأَنْبِيَاءِ، فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ.(۱)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری بیان کرتے ہیں: جو شخص مجالسِ اَنبیاء کو دیکھنا چاہتا ہے، وہ مجالسِ علماء کو دیکھ لیا کرے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ۱/۱۹٤، والشهرزوي في أدب المفتي والمستفتي/۷٤۔

فَضْلُ صُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَاتِّبَاعِهِمْ وَالتَّعَلُّمِ مِنْهُم

﴿علماء کرام کی صحبت اختیار کرنے اور ان کی پیروی کرنے اور ان سے سیکھنے کی فضیلت﴾

اَلْقُرْآن

(١) فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (النحل، ١٦/٤٣)

سوتم اہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو ○

(٢) فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ○ (الکهف، ١٨/٦٥-٦٦)

تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے اپنا علم لدنّی (یعنی اسرار و معارف کا الہامی علم) سکھایا تھا ○ اس سے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں آپ کے ساتھ اس (شرط) پر رہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے (بھی) اس علم میں سے کچھ سکھائیں گے جو آپ کو بغرضِ ارشاد سکھایا گیا ہے ○

(۳) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ط اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا○ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا○ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا○ (مریم، ۱۹/۴۱-۴۳)

اور آپ کتاب (قرآن مجید) میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے، بے شک وہ بڑے صاحبِ صدق نبی تھے○ جب انہوں نے اپنے باپ (یعنی چچا آزر سے جس نے آپ کے والد تارخ کے انتقال کے بعد آپ کو پالا تھا) سے کہا: اے میرے باپ! تم ان (بتوں) کی پرستش کیوں کرتے ہو جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ تم سے کوئی (تکلیف دہ) چیز دور کرسکتے ہیں○ اے ابّا! بیشک میرے پاس (بارگاہِ الٰہی سے) وہ علم آچکا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا تم میری پیروی کرو میں تمہیں سیدھی راہ دکھاؤں گا○

اَلْحَدِيْثُ

۳۲. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ لُقْمَانَ قَالَ

۳۲: أخرجه مالك في الموطأ، ۲/۱۰۰۲، الرقم/۱۸۲۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۹۹، الرقم/۷۸۱۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۱۹۶، الرقم/۴۵۵۰، وذكره ابن عبد البر في الاستذكار، ۸/۶۱۶، الرقم/۱۸۹۱۔

لِابْنِهٖ: يَا بُنَيَّ، عَلَيْکَ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ، وَاسْتَمِعْ كَلَامَ الْحُكَمَاءِ، فَإِنَّ اللهَ يُحْيِي الْقَلْبَ الْمَيِّتَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْأَرْضَ الْمَيِّتَةَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو (نصیحت کرتے ہوئے) کہا: میرے بیٹے! علماء کے پاس لازمی بیٹھنا اور حکماء کی گفتگو غور سے سننا کیونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نورِ حکمت سے زندہ فرما دیتا ہے جس طرح کہ وہ مردہ زمین کو موسلا دھار بارش سے زندہ کر دیتا ہے۔

اسے امام مالک اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ علیہ السلام قَالَ: إِنَّمَا الْأُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ يَتَبَيَّنُ لَکَ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ يَتَبَيَّنُ لَکَ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهٗ إِلَى عَالِمِهٖ.(١)

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣١٨، الرقم/١٠٧٧٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢١٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٧٩، الرقم/٢٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٥٧.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: (زندگی میں پیش آنے والے) معاملات تین ہی ہیں: ایک معاملہ وہ ہے جس کی ہدایت تمہارے لیے واضح ہے پس تم اس کی اتباع کرو۔ دوسرا معاملہ وہ ہے جس کی گمراہی تمہارے لیے واضح ہے، پس تم اس سے بچو۔ تیسرا معاملہ وہ ہے جس میں اختلاف ہے (یعنی جو متشابہ ہے) پس تم اسے اس معاملہ کو راسخ عالم کے پاس لے جاؤ۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ حُسْنُ الْحَدِيْثِ إِذَا حَدَّثَ، وَحُسْنُ الْاِسْتِمَاعِ إِذَا حُدِّثَ، وَحُسْنُ الْبِشْرِ إِذَا لَقِيَ، وَوَفَاءُ الْوَعْدِ إِذَا وَعَدَ. (١)

---

(١) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٦٣٧، الرقم/٥٩٩٧، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١٩٤، الرقم/٣٢٨، وذكره العسقلاني في لسان الميزان، ٥/٤٣٨، الرقم/١٤٣٥، والذهبي في ميزان الإعتدال، ٦/٣٧٨۔

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ مومن کے حُسنِ اخلاق میں سے ہے کہ جب وہ بات کرے تو اچھی بات کرے، اور جب اس سے بات کی جائے تو اس کو غور سے سنے، اور جب کسی سے ملے تو خندہ پیشانی سے ملے، اور جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے۔

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ، وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہمارے بہترین ہم نشیں کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا دیکھنا تمہیں اللہ کی

٣٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/٣٢٦، الرقم/٢٤٣٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٣، الرقم/٦٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٥٧، الرقم/٩٤٤٦، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٣٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٣، الرقم/١٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٢۔

یاد دلا دے، جس کا بولنا تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

اسے امام ابویعلی اور عبد بن حمید نے روایت کیا۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الْعِلْمِ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو (وہاں) بیٹھ کر فراخی کے ساتھ کھایا پیا کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علم کی مجالس۔

اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹۵/۱۱، الرقم/۱۱۱۵۸، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۶۳/۱، الرقم/۱۶۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۲۶/۱، والمناوي في فيض القدير، ۴۴۲/۱۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِيْنَ، وَمَالِكٌ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَخَلَائِقُ مِنَ السَّلَفِ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ. (١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيْبُ.

امام محمد بن سیرین، امام مالک، امام عبد اللہ بن مبارک اور کثیر علمائے سلف نے کہا ہے: یہ علم (حدیث) دین کا ایک حصہ ہے، لہٰذا تمہیں غور کرنا چاہیے کہ تم کس شخص سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

اِسے امام مسلم، دارمی، ابن عبد البر اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ: مِنْ حَقِّ الْعَالِمِ أَنْ لَا تُكْثِرَ عَلَيْهِ السُّؤَالَ، وَلَا تُعَنِّتَهُ فِي الْجَوَابِ، وَلَا تُلِحَّ عَلَيْهِ إِذَا

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، باب بَيَانِ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَنَ الثِّقَاتِ، ١/١٤، والدارمي في السنن، باب في الحديث عن الثقات، ١/١٢٤، الرقم/٤٢٤، وابن عبد البر في التمهيد، ١/٤٧، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٢٢، ١٥٩.

كَسِلَ، وَلَا تَأْخُذُ بِثَوْبِهِ إِذَا نَهَضَ، وَلَا تُفْشِي لَهُ سِرًّا، وَلَا تَغْتَابُ عِنْدَهُ أَحَدًا، وَأَنْ تَجْلِسَ أَمَامَهُ، وَإِذَا أَتَيْتَهُ خَصَصْتَهُ بِالتَّحِيَّةِ وَسَلَّمْتَ عَلَى الْقَوْمِ عَامَّةً، وَأَنْ تَحْفَظَ سِرَّهُ وَمَغِيبَهُ مَا حَفِظَ أَمْرَ اللهِ، فَإِنَّمَا الْعَالِمُ بِمَنْزِلَةِ النَّخْلَةِ تَنْتَظِرُ مَتٰى يَسْقُطُ عَلَيْكَ مِنْهَا شَيْءٌ.(۱)

رَوَاهُ الْخَطِيبُ.

حضرت علی بن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں: ایک عالم کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو اس سے کثرت کے ساتھ سوال نہ کرے اور جواب دینے میں اسے مشقت میں نہ ڈالے، اور جب وہ تھکا ہوا ہو تو کسی چیز کے لیے اس سے اصرار نہ کرے، جب وہ نشست سے کھڑا ہو تو تُو اُس کے کپڑے نہ پکڑے، اور نہ ہی تو اُس کے کسی راز کو فاش کرے، اور نہ ہی اس کے پاس کسی کی غیبت کرے اور نہ اس کے سامنے بیٹھے، اور جب تو اس کے پاس آئے تو اسے خصوصی طور پر اور باقی لوگوں کو عمومی طور پر سلام کرے، اور یہ کہ تو اس کے راز اور پوشیدہ باتوں کی حفاظت

(۱) أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ۲/۱۹۸، وذكره الغزالي في إحياء علوم الدين، ۱/۵۱، والهندي في كنز العمال، ۱۰/۱۳٤، الرقم/۲۹۵۲۰۔

کرے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی محافظت کرنے والا ہے۔ بے شک عالم کھجور کے پودے کی طرح ہے، جس کا تو انتظار کرتا ہے کہ اس میں سے تمہارے اوپر کوئی چیز گرے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ يَقُوْلُ: لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَطْلُبَ الْعِلْمَ وَالْحَدِيْثَ حَتّٰى يَعْمَلَ فِي الْأَدَبِ عِشْرِيْنَ سَنَةً.(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سفیان بن سعید ثوری نے فرمایا: کسی شخص کو علم اور حدیث مبارک حاصل کرنے سے پہلے بیس سال تک آداب (واخلاق) سیکھنے چاہئیں۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِلَى أَدَبٍ حَسَنٍ أَحْوَجُ مِنْهُ إِلَى خَمْسِيْنَ حَدِيْثًا.(٢)

---

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/ ٧٠۔

(٢) أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/ ٢٠١، الرقم/ ٣٥٥۔

امام حجاج بن ارطاۃ بیان کرتے ہیں کہ تم میں سے ہر کوئی پچاس احادیث (سیکھنے) سے بھی زیادہ حسنِ ادب کا محتاج ہے۔

كَانَ الإِمَامُ ذُوالنُّوْنِ الْمِصْرِيُّ يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْمُرِيْدِيْنَ، مَنْ أَرَادَ مِنْكُمُ الطَّرِيْقَ فَلْيَلْقَ الْعُلَمَاءَ بِإِظْهَارِ الْجَهْلِ، وَالزُّهَّادَ بِإِظْهَارِ الرُّغْبَةِ، وَالْعَارِفِيْنَ بِالصَّمْتِ.(۱)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ذوالنون مصری فرمایا کرتے تھے: اے گروہِ مریدین! تم میں سے جو شخص (اللہ کی) راہ کا ارادہ رکھتا ہے اسے علماء سے اپنی لاعلمی کے اظہار کے ساتھ، زاہدوں سے رغبت و چاہت کے اظہار کے ساتھ اور عارفین سے خاموشی کے ساتھ ملنا چاہیے۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: ضَحِکَ رَجُلٌ فِي مَجْلِسِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ فَقَالَ: مَنْ ضَحِکَ؟ فَأَشَارُوْا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ: تَطْلُبُ الْعِلْمَ وَأَنْتَ تَضْحَکُ. لَا

(۱) الشعراني، الطبقات الكبرى/١٠٦۔

حَدَّثْتُكُمْ شَهْرًا.(١)

حضرت عبد الرحمٰن بن عمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص عبد الرحمٰن بن مہدی کی مجلس میں ہنسا۔ انہوں نے پوچھا: کون ہنسا ہے؟ لوگوں نے اس کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے فرمایا: تو علم کا طالب ہے اور (درس میں بیٹھ کر) ہنستا ہے، میں ایک ماہ تک تمہیں نہیں پڑھاؤں گا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النَّضْرِ الْحَارِثِيِّ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: أَوَّلُ الْعِلْمِ الْإِنْصَاتُ لَهُ، ثُمَّ الِاسْتِمَاعُ لَهُ، ثُمَّ حِفْظُهُ، ثُمَّ الْعَمَلُ بِهِ ثُمَّ بَثُّهُ.(٢)

محمد بن نضر الحارثی بیان کرتے ہیں: مشہور یہ ہے کہ علم کی ابتداء اس کے لیے خاموشی اختیار کرنا ہے، پھر اس کو غور سے سننا، پھر اس کو یاد کرنا ہے، پھر اس پر عمل کرنا اور اسے پھیلانا ہے۔

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١٩٣، الرقم/٣٢٥۔

(٢) أخرجه أحمد بن حنبل في العلل ومعرفة الرجال، ١/٢٠٤، الرقم/٢٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٨٨، الرقم: ١٧٩٦، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١٩٤، الرقم/٣٢٧۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عِصْمَةَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ أَحْمَدَ فَجَاءَنِي بِمَاءٍ فَوَضَعَهُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ نَظَرَ إِلَى الْمَاءِ كَمَا هُوَ. فَقَالَ: يَا سُبْحَانَ اللهِ، رَجُلٌ يَطْلُبُ الْعِلْمَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ وِرْدٌ مِنَ اللَّيْلِ.(۱)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو عصمہ نے بیان کیا: میں نے (دورانِ طالب علمی) امام احمد بن حنبلؒ کے ہاں ایک رات بسر کی۔ آپ نے پانی لا کر میرے پاس رکھ دیا۔ صبح کے وقت دیکھا کہ پانی اسی طرح پڑا ہے۔ فرمانے لگے: تعجب ہے کہ ایک شخص علم دین حاصل کرے اور رات (کے پچھلے پہر) میں اس کا کوئی ورد (عبادت وغیرہ) نہ ہو۔

اسے امام شعرانی نے ’الطبقات الکبریٰ‘ میں بیان کیا ہے۔

---

(۱) الشعراني، الطبقات الکبری/۸۳۔

اَلتَّرْغِيبُ فِي إِبْلَاغِ الْعِلْمِ وَفَضْلُ الْمَوْتِ فِي طَلَبِهٖ

﴿علم پھیلانے کی ترغیب اور حصولِ علم کے دوران موت کی فضیلت﴾

اَلْقُرْآن

(١) يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط وَاللهُ يَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِيْنَo (المائدة، ٥/٦٧)

اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے (ایسا) نہ کیا تو آپ نے اس (ربّ) کا پیغام پہنچایا ہی نہیں، اور اللہ (مخالف) لوگوں سے آپ (کی جان) کی (خود) حفاظت فرمائے گا۔ بے شک اللہ کافروں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتاo

(٢) هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِo (ابراهيم، ١٤/٥٢)

یہ (قرآن) لوگوں کے لیے کاملاً پیغام کا پہنچا دینا ہے، تاکہ انہیں اس کے ذریعہ ڈرایا جائے اور یہ کہ وہ خوب جان لیں کہ بس وہی (اللہ) معبود یکتا ہے اور یہ کہ دانشمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

اَلْحَدِيْثُ

٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے (ہر بات) پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی ہو، اور بنی اسرائیل سے روایات بیان کرو اس میں کوئی گناہ نہیں، اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/١٢٧٥، الرقم/٣٢٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٩، الرقم/٦٤٨٦، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحديث عن بني إسرائيل، ٥/٤٠، الرقم/٢٦٦٩۔

اسے امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ. فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ.(١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهُ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے (دوسروں) تک ایسے ہی پہنچایا جیسے سنا تھا۔ بعض لوگ جنہیں علم پہنچایا

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٧، وابن ماجه عن أبي بكرة رضی الله عنه في السنن، المقدمة، باب من بلغ علمًا، ١/٨٥، الرقم/٢٣٣، وأبو حنيفة عن أنس بن مالك رضی الله عنه في المسند، ١/٢٥٢، والدارمي عن أبي الدرداء رضی الله عنه في السنن، ١/٨٧، الرقم/٢٣٠، والبزار في المسند، ٥/٣٨٢، الرقم/٢٠١٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٦٨، الرقم/٦٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٧٤، الرقم/١٧٣٨۔

جائے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے اور زیادہ سمجھنے والے ہوتے ہیں۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابو حنیفہ نے روایت کیا۔ امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي، فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. (۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

حضرت جبیر بن مطعم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ منٰی کی مسجد خیف میں کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، الرقم/١٦٧٨٤، والحاكم في المستدرك، ١/١٦٢، الرقم/٢٩٤، والدارمي في السنن، ١/٨٦، الرقم/٢٢٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٠٨، الرقم/٧٤١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٢٧، الرقم/١٥٤٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٠٧، الرقم/١٤٢١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢/١٨٤، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٧٠، الرقم/٢٦٠٤، الرقم/٢٠٩٧٤۔

خرم رکھے جس نے میری بات کو سن کر اسے یاد رکھا، پھر اسے اس شخص تک پہنچا دیا جس نے اسے نہیں سنا تھا۔ پس بہت سے فقہ کے حامل درحقیقت گہرا فکر و تدبر نہیں رکھتے اور بہت سے سمجھ بوجھ کے حامل (میری بات کو) اس شخص تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فہم و بصیرت رکھتا ہے۔

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ .

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (مجھ سے حدیث) سنتے ہو (بعدازاں) تم سے بھی سنی

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٢١، الرقم/٢٩٤٧، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ٣/٣٢١، الرقم/٣٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط برواية ثابت بن قيس بن شماس، ٦/١٩، الرقم/٥٦٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٤، ٣٢٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٥٠، الرقم/٢٠٩٧٤۔

جائے گی، پھر جس شخص نے تم سے سنا اس سے بھی سماع کیا جائے گا۔

اسے امام احمد بن حنبل اور ابوداود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اللَّهُمَ ارْحَمْ خُلَفَاءَنَا. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا خُلَفَاؤُكُمْ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِي. يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ ہی سے مروی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (دعا کرتے ہوئے) سنا: اے اللہ! ہمارے خلفاء پر رحم فرما۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ وہ میری احادیث اور سنت بیان کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧٧/٦، الرقم/٥٨٤٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٦٢/١، الرقم/١٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٦/١، والسيوطي في تدريب الراوى، ١٢٦/٢، والزيلعي في نصب الراية، ٣٤٨/١، والطبري في الرياض النضرة، ٢٦١/١، الرقم/١٠٦۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ، فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت حسن بن علی رضی الله عنهما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: اگر کسی کو موت اس حال میں آئے کہ وہ علم حاصل کر رہا تھا تاکہ اس علم کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے گا تو اس کے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجے کا فرق ہوگا۔

اِس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاس رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ جَاءَهُ أَجَلُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَقِيَ اللهَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

٣٥: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١١٢، الرقم/٣٥٤، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥١/٦١، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٣، الرقم/١١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٣.

النَّبِيِّيْنَ إِلَّا دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ.(۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک دوسری روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو علم حاصل کرتے ہوئے موت آ گئی، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہو گا۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تُوْضَعُ حَسَنَاتُ الرَّجُلِ فِي كَفَّةٍ وَسَيِّئَاتُهُ فِي الْكَفَّةِ الْأُخْرٰى فَتَشِيْلُ حَسَنَاتُهُ. فَإِذَا أَيِسَ وَظَنَّ أَنَّهَا النَّارُ، جَاءَ شَيْءٌ مِثْلَ السَّحَابِ حَتّٰى يَقَعَ فِي حَسَنَاتِهٖ فَتَشِيْلُ سَيِّئَاتُهُ. قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: أَتَعْرِفُ هٰذَا مِنْ عَمَلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا. فَيُقَالُ: هٰذَا مَا عَلَّمْتَ النَّاسَ مِنَ

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۱۷۴، الرقم/۹۴۵۴، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۵۳، الرقم/۱۱۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۱۲۳۔

الْخَيْرِ، فَعُمِلَ بِهِ مِنْ بَعْدِكَ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

ایک اور روایت میں امام ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک شخص کی نیکیاں (ترازو کے) ایک پلڑے میں رکھی جائیں گی اور اس کے گناہ دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ اس کی نیکیوں کا پلڑا (وزن میں ہلکا ہونے کی وجہ سے) بلند ہو جائے گا۔ اس صورتحال سے وہ مایوس ہو کر گمان کرے گا کہ یہ (نیکیوں کا کم ہونا اس کے لئے باعثِ) نار ہے۔ پھر ایک بادل کی مانند کوئی چیز آ کر اس کی نیکیوں میں شامل ہو جائے گی جس سے اس کی برائیوں والا پلڑا بلند ہو جائے گا (اور نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا)۔ پس اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو اپنے اس عمل کو پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ اس کو بتایا جائے گا: یہ وہی عمل خیر ہے جس کی تو نے لوگوں کو تعلیم دی تھی۔ پس تیرے بعد اس پر عمل ہوتا رہا (جس کا تجھے یہ صلہ دیا گیا ہے)۔

اسے امام ابنِ عبد البر نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٦، وعبد الله بن مبارك في الزهد، ١/٤٨٧، الرقم/١٣٨٤۔

يَغْفِرُ اللهُ لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿اللہ تعالیٰ روزِ قیامت علماء کی بخشش ومغفرت فرمائے گا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ○

(آل عمران، ۳/۱۹۹)

اور بے شک کچھ اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب پر بھی (ایمان لاتے ہیں) جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ان کی طرف نازل کی گئی تھی اور ان کے دل اللہ کے حضور جھکے رہتے ہیں اور اللہ کی آیتوں کے عوض قلیل دام وصول نہیں کرتے، یہ وہ لوگ ہیں جن کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، بے شک اللہ حساب میں جلدی فرمانے والا ہے○

(۲) وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ○ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ لا وَنَطْمَعُ اَنْ

يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ○ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ○

(المائدة، ٥/٨٢-٨٥)

اور (یہی وجہ ہے کہ ان میں سے بعض سچے عیسائی) جب اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو رسول (ﷺ) کی طرف اتارا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں کو اشک ریز دیکھتے ہیں۔ (یہ آنسوؤں کا چھلکنا) اس حق کے باعث (ہے) جس کی انہیں معرفت (نصیب) ہوگئی ہے۔ (ساتھ یہ) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم (تیرے بھیجے ہوئے حق پر) ایمان لے آئے ہیں سو تو ہمیں (بھی حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے○ اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر اور اس حق (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن مجید) پر جو ہمارے پاس آیا ہے، ایمان نہ لائیں، حالانکہ ہم (بھی یہ) طمع رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ (اپنی رحمت و جنت میں) داخل فرما دے○ سو اللہ نے ان کی اس (مومنانہ) بات کے عوض انہیں ثواب میں جنتیں عطا فرما دیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ (وہ) ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اور یہی نیکوکاروں کی جزا ہے○

(٣) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ○

(الفاطر، ٣٥/٢٨)

بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا

بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں، یقیناً اللہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے○

اَلْحَدِيْثُ

٣٦. عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ لِقَضَاءِ عِبَادِهٖ: إِنِّي لَمْ أَجْعَلْ عِلْمِي وَحُكْمِي فِيْكُمْ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكُمْ وَلَا أُبَالِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ.

حضرت ثعلبہ بن حکم ﵁ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں فیصلہ فرمانے کیلئے اپنی کرسی پر (اپنی شان کے لائق) تشریف فرما ہوگا تو علماء سے فرمائے گا: میں نے تمہیں اپنا علم اور حکمت و دانائی صرف اس لئے عطا فرمائی تھی کہ تمہارے تمام گزشتہ گناہ معاف فرما دوں اور مجھے (ایسا کرنے میں) کچھ پرواہ نہیں۔

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٨٤، الرقم/١٣٨١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٧، الرقم/١٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٦، وقال: رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/١٤٢، وقال: إسناده جيد.

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَبْعَثُ اللهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ، إِنِّي لَمْ أَضَعْ فِيْكُمْ عِلْمِي وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعَذِّبَكُمْ. اذْهَبُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو ان سے الگ کرکے فرمائے گا: اے گروہِ علماء! میں نے تمہیں اپنا علم اس لیے نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب دوں۔ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا۔

اس حدیث کو اِمام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٠٢/٤، الرقم/٤٢٦٤، وفي المعجم الصغير، ٣٥٤/١، الرقم/٥٩١، والروياني في المسند، ٣٥٣/١، الرقم/٥٤٢، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٣٤٣/١، الرقم/٥٦٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٥٧/١، الرقم/١٣٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٦/١۔

يَشْفَعُ الْعُلَمَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت علماء شفاعت کریں گے﴾

٣٧. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَـلَاثَةٌ: أَلْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عثمان بن عفان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت تین گروہ شفاعت کریں گے: انبیاء، پھر علماء اور پھر شہداء۔

اسے امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا۔

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبْعَثُ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ. فَيُقَالُ لِلْعَابِدِ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ. وَيُقَالُ لِلْعَالِمِ: اثْبُتْ حَتَّى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ بِمَا أَحْسَنْتَ

٣٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ١٤٤٣/٢، الرقم/٤٣١٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٦٥/٢، الرقم/١٧٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥١٩/٥، الرقم/٨٩٤٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٧٧/١١، الرقم/٥٨٨٨۔

أَدَبَهُمْ.(١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم اور عابد کو (روزِ قیامت) اٹھایا جائے گا۔ عابد سے کہا جائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ اور عالم سے کہا جائے گا: ٹھہر جا حتی کہ تو لوگوں کی اچھی تربیت کے بدلے اُن کی سفارش کرے۔

اِسے امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٨، الرقم/١٧١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٦٥، الرقم/٨٧٧٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٧، الرقم/١٣٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/٥٠٦۔

رَفْعُ الْعِلْمِ وَقَبْضُهُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

﴿آخری زمانہ میں علم کے اُٹھائے جانے کا بیان﴾

۳۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاهُمُوْهُ انْتِزَاعًا، وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ. فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ، يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُوْنَ بِرَأْيِهِمْ. فَيُضِلُّوْنَ وَيَضِلُّوْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضي الله عنهما سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ تمہیں علم عطا کرنے کے بعد اسے (سینوں سے) اُٹھا نہیں لے گا، بلکہ یوں اٹھائے گا کہ علماء کو ان کے علم سمیت اٹھا لے گا۔ پھر

۳۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يذكر من ذم الرأي وتكلف القياس، ٦/٢٦٦٥، الرقم/٦٨٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٨، الرقم/٢٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٠٣، الرقم/٦٨٩٦۔

باقی جاہل لوگ رہ جائیں گے جن سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے۔ چنانچہ وہ (لوگوں کو) گمراہ کریں گے اور (خود بھی) گمراہ ہوں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا. فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا. (١)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب كيف يقبض العلم، ١/٥٠، الرقم/١٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٨، الرقم/٢٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٢، الرقم/٦٥١١، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في ذهاب العلم، ٥/٣١، الرقم/٢٦٥٢، والدارمي في السنن، ١/٨٩، الرقم/٢٣٩۔

ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے بندوں (کے سینوں) سے کھینچ لے بلکہ علماء کو اٹھا لینے سے علم کو اٹھا لے گا، یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا امیر بنا لیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے (نتیجۃً) خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُذُوْا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُّقْبَضَ فَإِنَّ قَبْضَ الْعِلْمِ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ. (۱)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ والْقَزْوِيْنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو قبل اس کے کہ اسے اٹھا لیا جائے۔ بے شک علم کے اُٹھا لیے جانے سے مراد (حقیقی) علماء (یعنی علماء ربانیین) کا ناپید ہوجانا

---

(۱) أخرجه الدرامي في السنن، ۱/۸۹، الرقم/۲۴۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۲۳۲، الرقم/۷۹۰۶، والبيهقي عن أبي درداء في شعب الإيمان، ۲/۷۳، الرقم/۱۱۹۶، والقزويني في الإرشاد، ۲/۶۵۱، الرقم/۱۸۴، وابن أبي عاصم عن أبي درداء في الزهد، ۱/۱۴۴۔

ہے۔

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور قزوینی نے روایت کیا ہے۔
اور مذکورہ الفاظ قزوینی کے ہیں۔

٣٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ، وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِي الْأَبْهَامَ هٰكَذَا، ثُمَّ قَالَ: اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِي الْأَجْرِ وَلَا خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر یہ (دین کا) علم (حاصل کرنا) لازم ہے اس سے پہلے کہ اسے اٹھا

٣٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٣، الرقم/٢٢٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٢٠، الرقم/٧٨٧٥، والقضاعي في مسند الشهاب عن أبي الدرداء ﷺ، ١/١٨٨، الرقم/٢٧٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦، الرقم/٤٠٢٢، وأيضاً في ٣/٧٣، الرقم/٤٢٠٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٦، الرقم/١٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٢، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣١، الرقم/٨٤۔

لیا جائے اور اس کا قبض ہونا (علماء کی موت کے سبب) اس کا اٹھا لیا جانا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر فرمایا: عالم اور متعلم اجر میں برابر کے شریک ہیں اور (ان کے علاوہ) باقی لوگوں میں کوئی بھلائی

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا۔

اَلتَّرْهِيبُ مِنْ أَنْ يَعْلَمَ الإِنْسَانُ وَأَلَّا يَفْعَلَ مَا يَقُوْلُ

﴿علم رکھتے ہوئے اپنے کہے پر عمل نہ کرنے پر تنبیہ﴾

اَلْقُرْآن

(١) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ○ (الصف، ٦١/٢-٣)

اے ایمان والو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو○ اللہ کے نزدیک بہت سخت ناپسندیدہ بات یہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو خود نہیں کرتے○

(٢) مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللهِ ط وَاللهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ○ (الجمعة، ٦٢/٥)

اُن لوگوں کا حال جن پر تورات (کے احکام و تعلیمات) کا بوجھ ڈالا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا (یعنی اس میں اِس رسول (ﷺ) کا ذکر موجود تھا مگر وہ اِن پر ایمان نہ لائے) گدھے کی مِثل ہے جو پیٹھ پر بڑی بڑی کتابیں لادے

ہوئے ہو، اُن لوگوں کی مثال کیا ہی بُری ہے جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ہے، اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا○

اَلْحَدِيْثُ

٤٠. عَنْ أُسَامَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ. فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ. فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: أَيْ فُلَانُ، مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيْهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت اُسامہ بن زید ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت ایک شخص کو لا کر دوزخ میں ڈال دیا جائے

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة النار وأنها مخلوقة، ٣/١١٩١، الرقم/٣٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب عقوبة من يأمر بالمعروف ولا يفعله وينهى عن المنكر ويفعله، ٤/٢٢٩٠، الرقم/٢٩٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٠٥، الرقم/٢١٨٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩٤، الرقم/١٩٩٩٦۔

گا۔ (شدتِ عذاب کی وجہ سے) اس کے پیٹ کی آنتیں باہر گر پڑیں گی۔ پھر وہ اس طرح گردش کرے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اہلِ دوزخ اس کے گرد جمع ہو کر پوچھیں گے: اے فلاں شخص! تمہاری یہ حالت کیوں کر ہے؟ کیا تم ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے؟ وہ شخص جواب دے گا: ہاں میں تمہیں تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود برے کام کرتا تھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. (١)

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، ٤/٢٠٨٨، الرقم/٢٧٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٧١، الرقم/١٩٣٢٧، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من دعاء لا يستجاب، ٨/٢٨٥، الرقم/٥٥٣٨، وابن ماجه عن أبي هريرة ﷺ في السنن، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ١/٩٢، الرقم/٢٥٠۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

ایک دوسری روایت میں حضرت زید بن ارقم ﷺ بیان کرتے ہیں:
رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جو تجھ سے ڈرتا نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اسے امام مسلم، احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضِ مِنْ نَارٍ. قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: خُطَبَاءُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا. كَانُوْا يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ. أَفَلَا يَعْقِلُوْنَ؟(۱)

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۲۰، الرقم/ ۱۲۲۳۲، وأبو يعلى في المسند، ۷/۶۹، الرقم/۳۹۹۲، والطيالسي في المسند، ۱/۲۷۴، الرقم/۲۰۶۰، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۳۶۷، الرقم/۱۲۲۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۸۳، الرقم/۱۷۷۳، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۱۶۵، الرقم/۳۵۰۸.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْ يَعْلٰى.

ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے جواب دیا: یہ دنیا دار (پیشہ ور) خطباء ہیں جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے حالانکہ وہ کتابِ (الٰہی) کی تلاوت کرتے تھے۔ کیا وہ عقل نہیں رکھتے؟

اسے امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَنْطَلِقُوْنَ إِلٰى أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَيَقُوْلُوْنَ: بِمَ دَخَلْتُمُ النَّارَ؟ فَوَاللهِ، مَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ إِلَّا بِمَا تَعَلَّمْنَا مِنْكُمْ. فَيَقُوْلُوْنَ: إِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ وَلَا نَفْعَلُ. (١)

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٥٠/٢٢، الرقم/٤٠٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٧٤/١، الرقم/٢١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨٥/١، والمناوي في فيض القدير، ٤٣٢/٢، ٤٣٣.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چند جنتی لوگ بعض دوزخیوں کے پاس چل کر جائیں گے تو ان سے پوچھیں گے: تم کس وجہ سے دوزخ میں چلے گئے، بخدا ہم تو تم ہی سے (بھلائی اور نیکی کے کام) سیکھ کر جنت میں داخل ہوئے ہیں؟ اہلِ دوزخ جواب دیں گے: ہم جو کچھ کہتے تھے (اس پر خود) عمل نہیں کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسَى نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيَحْرِقُ نَفْسَهُ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲/۱۶۵، الرقم/۱۶۸۱، الشيباني في الأحاد والمثاني، ۴/۲۹۳، الرقم/۲۳۱۴، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۷۴، الرقم/۲۱۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۱۸۴، والمناوي في فيض القدير، ۵/۵۱۰۔

فرمایا: جو عالم لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو تو روشنی دیتا ہے لیکن خود کو جلاتا ہے۔

یہ حدیث امام طبرانی سے مروی ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت لوگوں میں سب سے شدید عذاب میں مبتلا وہ عالم ہوگا جسے اُس کے علم نے نفع نہ دیا ہوگا۔

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

كَانَ الْإِمَامُ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ يَقُوْلُ: إِذَا تَعَلَّمَ الْعَبْدُ الْعِلْمَ

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٥، الرقم/٥٠٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٨٥، الرقم/١٧٧٨، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٧١، الرقم/١١٢٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٧٥، الرقم/٢١٩۔

لِيَعْمَلَ بِهٖ كَثُرَ عِلْمُهٗ وَإِذَا تَعَلَّمَهٗ لِغَيْرِ الْعَمَلِ زَادَهٗ فُجُوْراً وَتَكَبُّراً وَاحْتِقَاراً لِلْعَامَّةِ.(۱)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام مالک بن دینار فرمایا کرتے تھے: جب آدمی عمل کرنے کی نیت سے علم حاصل کرے تو اس کا علم زیادہ ہو جاتا ہے اور جب عمل کی نیت کے بغیر علم حاصل کرے تو نافرمانی، تکبر اور عام لوگوں کو حقیر جاننے جیسے بُرے اعمال میں اضافہ کا سبب بن جاتا ہے۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْغَوْغَاءِ فَقَالَ: اَلَّذِيْنَ يَطْلُبُوْنَ بِعِلْمِهِمُ الدُّنْيَا. وَكَانَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ الْعِلْمِ طَلَبُهٗ، ثُمَّ الْعَمَلُ بِهٖ، ثُمَّ الصَّمْتُ ثُمَّ نَظَرُهٗ. وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ أَخْلَصُوْا فِيْهِ مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ أَفْضَلُ مِنْهُ.(۲)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سفیان ثوری سے نچلے درجہ کے لوگوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے علم کے ساتھ دنیا طلب کرتے

---

(۱) الشعراني، الطبقات الکبری/۵۸۔

(۲) الشعراني، الطبقات الکبری/۷۵۔

ہیں۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے: علم کا آغاز اس کی طلب ہے، پھر اس پر عمل کرنا، پھر خاموشی، پھر اس میں غور وفکر کرنا اور اگر اہل علم اس میں مخلص ہوں تو اس سے افضل کوئی عمل نہیں۔

اسے امام شعرانی نے ’الطبقات الکبریٰ‘ میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ يُوْسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ يَقُوْلُ: اَلْعَالِمُ يَخْشَى أَنْ يَكُوْنَ خَيْرُ أَعْمَالِهِ أَضَرَّ عَلَيْهِ مِنْ ذُنُوْبِهِ. (١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام یوسف بن اسباط فرمایا کرتے تھے: عالم (ربانی) کو یہ خوف دامن گیر رہتا ہے (کہ کہیں ایسا نہ ہو) کہ اس کا بہترین عمل اسے اس کے گناہوں سے بھی زیادہ نقصان پہنچانے والا ہو جائے۔

اسے امام شعرانی نے ’الطبقات الکبریٰ‘ میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ ذُوْ النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ يَقُوْلُ: لَيْسَ بِعَاقِلٍ مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ فَعُرِفَ بِهِ، ثُمَّ آثَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ هَوَاهُ عَلٰى عَمَلِهِ. (٢)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

---

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/٩٣۔

(٢) الشعراني، الطبقات الكبرى/١٠٧۔

امام ذوالنون مصری فرمایا کرتے تھے: وہ شخص عقل مند نہیں جس نے علم پڑھا اور اس کے ذریعے شہرت پائی پھر اس کے بعد اس نے اپنے علم پر عمل کرنے کی بجائے اپنی خواہش نفس کو ترجیح دی۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ دَاوُدُ الطَّائِيُّ يَقُوْلُ: إِنَّمَا يُطْلَبُ الْعِلْمُ لِلْعَمَلِ بِهٖ أَوَّلًا فَأَوَّلًا. وَإِذَا أَفْنَى الطَّالِبُ عُمُرَهٗ فِي جَمْعِهٖ، فَمَتَى يَعْمَلُ بِهٖ؟[1]

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام داؤد طائی فرمایا کرتے تھے: یقیناً علم تو صرف اسکے مطابق عمل کے لیے حاصل کیا جاتا ہے۔ جیسے جیسے حاصل ہوتا جائے (اس پر عمل بھی کرتے چلے جائیں)، جب طالب علم اپنی ساری زندگی علم جمع کرنے میں ہی بسر کر دے تو اس پر عمل کب کرے گا؟

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ أَبُوْ زَكَرِيَّا الرَّازِيُّ يَقُوْلُ: اَلْعُلَمَاءُ الْعَامِلُوْنَ أَرْأَفُ بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَشْفَقُ عَلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ. قِيْلَ لَهٗ: كَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لِأَنَّ آبَاءَهُمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ

---

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/١١٤۔

يَحْفَظُوْنَهُمْ مِنْ نَارِ الدُّنْيَا، وَالْعُلَمَاءَ يَحْفَظُوْنَهُمْ مِنْ نَارِ الْآخِرَةِ وَأَهْوَالِهَا.(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو زکریا رازی فرمایا کرتے تھے: باعمل علماء، حضور سید عالم ﷺ کی اُمت پر، اُن کے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان اور شفیق ہوتے ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ ان کے والدین تو انہیں دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں، جبکہ (باعمل) علماء انہیں جہنم کی آگ اور اس کی ہولناکیوں سے بچاتے ہیں۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ: إِذَا كَانَ نَهَارِي نَهَارَ سَفِيْهٍ، وَلَيْلِي لَيْلَ جَاهِلٍ، فَمَاذَا أَصْنَعُ بِالْعِلْمِ الَّذِي كَتَبْتُ؟!(٢)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سفیان بن عیینہ فرمایا کرتے تھے: جب میرا دن ایک بے وقوف شخص کے دن جیسا ہو، اور میری رات ایک جاہل شخص کی رات

---

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/١٢٢۔

(٢) الشعراني، الطبقات الكبرى/٨٦۔

جیسی ہو تو میں اس علم کو کیا کروں جسے میں نے (کاغذوں میں) لکھ رکھا ہے!

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ سُفُيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ: اَلْعِلْمُ إِنْ لَمْ يَنْفَعُكَ ضَرَّكَ. (١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سفیان بن عیینہ بیان کیا کرتے تھے: اگر علم تجھے (حسنِ عمل کی صورت میں) نفع نہ دے تو (بے عملی کا) نقصان دے گا۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ سُفُيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ: لَا يَكُوْنُ طَالِبُ الْعِلْمِ عَاقِلًا حَتّٰى يَرَى نَفْسَهُ دُوْنَ كُلِّ الْمُسْلِمِيْنَ. (٢)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سفیان بن عیینہ فرمایا کرتے تھے: طالب علم اس وقت تک عقل مند نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے آپ کو سب مسلمانوں سے کمتر نہ سمجھے۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/٨٦۔

(٢) الشعراني، الطبقات الكبرى/٨٦۔

اَلْعُقُوبَةُ فِي تَعَلُّمِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ وَجْهِ اللهِ

﴿رضاء الٰہی کے علاوہ کسی اور نیت سے علم سیکھنے کا وبال﴾

اَلْقُرْآن

(١) فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًاط فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ○ (البقرة، ٢/ ٧٩)

پس ایسے لوگوں کے لیے بڑی خرابی ہے جو اپنے ہی ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑے سے دام کما لیں، سو ان کے لیے اس (کتاب کی وجہ) سے ہلاکت ہے جو ان کے ہاتھوں نے تحریر کی اور اس (معاوضہ کی وجہ) سے تباہی ہے جو وہ کما رہے ہیں○

(٢) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○ (البقرة، ٢/ ١٧٤)

بے شک جو لوگ کتاب (تورات کی ان آیتوں) کو جو اللہ نے نازل فرمائی ہیں چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے حقیر قیمت حاصل کرتے ہیں، وہ لوگ

سوائے اپنے پیٹوں میں آگ بھرنے کے کچھ نہیں کھاتے اور اللہ قیامت کے روز ان سے کلام تک نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہےo

اَلْحَدِيْثُ

٤١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِيءٌ. فَقَدْ قِيْلَ. ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهٖ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ......الحديث.

٤١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، ١٥١٣/٣، الرقم/١٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٢١/٢، الرقم/٨٢٦٠، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب من قاتل ليقال فلان جرئ، ٢٣/٦، الرقم/٣١٣٧، والحاكم في المستدرك، ١٨٩/١، الرقم/٣٦٤، وأبو عوانة في المسند، ٤٨٩/٤، الرقم/٧٤٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٦٨/٩، الرقم/١٨٣٣٠۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جس نے (دنیا میں) علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن مجید پڑھا، (قیامت کے روز) اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا تو وہ شخص اُن کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے شکریہ میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا اور اسے سکھایا اور تیری رضا کی خاطر قرآن کی قرأت کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، بلکہ تو نے علم اس لئے حاصل کیا تاکہ عالم کہلائے اور قرآن کی قرأت اس لیے کی تاکہ قاری کہلائے۔ سو یہ کہا جاچکا ہے۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا ......۔

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللهِ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيْحَهَا. (١)

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٨، الرقم/٨٤٣٨، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في طلب العلم لغير الله تعالى، ٣/٣٢٣، الرقم/٣٦٦٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وہ علم کہ جس کا مقصد رضائے الٰہی کی تلاش ہو دنیوی مال و متاع کے حصول کے لئے سیکھا تو ایسا شخص قیامت کے روز جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. (۱)

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

.... الانتقاع بالعلم والعمل به، ۹۲/۱، الرقم/ ۲۵۲، وأبو يعلى في المسند، ۲۶۰/۱۱، الرقم/۶۳۷۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۸۵/۵، الرقم/۲۶۱۲۷، وابن حبان في الصحيح، ۲۷۹/۱، الرقم/۷۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۸۲/۲، الرقم/ ۱۷۷۰۔

(۱) أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في المتشدق في الكلام، ۳۰۲/۴، الرقم/۵۰۰۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۵۲/۴، الرقم/۴۹۷۴، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۶۷/۱، الرقم/۱۸۴۔

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عمدہ گفتگو کرنا اس لئے سیکھتا ہے کہ اس کے ذریعے خاص شخصیات یا عوام الناس کے دل اپنی مٹھی میں کر لے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللهِ أَوْ أَرَادَ بِهٖ غَيْرَ اللهِ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.(١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے کسی اور (دنیاوی) عرض سے علم حاصل کیا، یا اس علم کے ذریعے (رضائے الٰہی کی بجائے

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء فيمن يطلب بعلمه الدنيا، ٥/٣٣، الرقم/٢٦٥٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ١/٩٥، الرقم/٢٥٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٥٧، الرقم/٥٩١٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٦-٦٧، الرقم/١٨٢۔

کسی) غیر اللہ کو مقصود بنالیا تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔

یہ حدیث امام ترمذی اور ابن ماجہ سے مروی ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ. (۱)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت کعب بن مالک ﷺ سے مروی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے علم اس لیے حاصل کیا کہ اس کے ذریعے علماء سے مقابلہ کرے، یا بے وقوف لوگوں سے جھگڑا کرے، یا اس کے ذریعہ (مال و عزت کی خاطر) لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کردے گا۔

---

(۱) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء فيمن يطلب بعلمه الدنيا، ۳۲/۵، الرقم/۲۶۵۴، والطبراني عن أنس ابن مالك ﷺ في المعجم الأوسط، ۳۲/۶، الرقم/۵۷۰۸، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۶۶/۱، الرقم/۱۷۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۸۴/۱، ۱۸۵۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ، وَلَا لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ. فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَالنَّارُ النَّارُ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس لئے علم نہ سیکھو کہ اس کی وجہ سے تم علماء پر فخر کرو، نہ اس لیے کہ جہلاء سے جھگڑا کرو، اور نہ اس کے ذریعے مجالس میں برتری تلاش کرو۔ پس جس نے ایسا کیا تو اس کے لئے آگ ہی آگ ہے۔

اسے امام ابن ماجہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ طَلَبَ

---

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ٩٣/١، الرقم/٢٥٤، وابن حبان في الصحيح، ٢٧٨/١، الرقم/٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٨٢/٢، الرقم/١٧٧١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٦٦/١، الرقم/١٧٩۔

الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَهُوَ فِي النَّارِ.[۱]

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم اس لیے حاصل کیا کہ وہ اس کے ذریعے جہلاء سے جھگڑا کرے، یا اس کے باعث علماء پر فخر کرے، یا لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائے، تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

كَانَ الْإِمَامُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ النَّخَعِيُّ يَقُوْلُ: إِنَّ الرَّجُلَ يَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْعِلْمِ لِيَصْرِفَ بِهَا وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ. فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ ذٰلِکَ نِيَّتَهُ مِنْ أَوَّلِ جُلُوْسِهٖ إِلٰى أَنْ فَرَغَ؟[۲]

---

(۱) أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ۱/۹۳، الرقم/۲۵۳۔

(۲) الشعراني، الطبقات الكبرى/٦٤۔

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابراہیم بن یزید نخعی فرمایا کرتے تھے: اگر ایک شخص علم کی ایک بات اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف پھیر لے تو وہ اس ایک بات کی وجہ سے جہنم میں جا گرے گا۔ تو اس شخص کا کیا حال ہو گا جو علم کے آغاز سے فراغت تک یہی اختیار کئے رہا؟

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ كَعْبُ الْأَحْبَارُ يَقُوْلُ: يُوْشِكُ أَنْ تَرَوا جُهَّالَ النَّاسِ يَتَبَاهُوْنَ بِالْعِلْمِ وَيَتَغَايَرُوْنَ عَلَى التَّقَدُّمِ بِهِ عِنْدَ الْأُمَرَاءِ، كَمَا يَتَغَايَرُ النِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ، فَذٰلِكَ حَظُّهُمْ مِنْ عِلْمِهِمْ.[١]

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

حضرت کعب احبار فرمایا کرتے تھے: عنقریب تم جاہلوں کو علم پر فخر و ناز کرتا ہوا دیکھو گے اور وہ اس کی بدولت حکام کے ہاں باریابی کے لیے ایک دوسرے پر اس طرح غیرت کریں گے جس طرح عورتیں (مقابلے میں) مردوں پر غیرت کرتی ہیں تو ان کے علم سے ان کا بس یہی حصہ ہے۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/ ٧٠۔

كَانَ الإِمَامُ سُفُيَانُ بُنُ سَعِيُدٍ الثَّوُرِيُّ يَقُوُلُ: إِذَا فَسَدَ الْعُلَمَاءُ فَمَنُ يُصُلِحُهُمُ؟ وَفَسَادُهُمُ بِمَيُلِهِمُ إِلَى الدُّنُيَا. وَإِذَا جَرّ الطَّبِيُبُ الدَّاءَ إِلَى نَفُسِهٖ، فَكَيُفَ يُدَاوِي غَيُرَهٗ؟(۱)

ذَكَرَهُ الشَّعُرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے: جب علماء ہی بگاڑ کا شکار ہو جائیں تو لوگوں کی اصلاح کون کرے گا؟ اور علماء کا بگاڑ ان کا دنیا کی طرف میلان ہے۔ جب طبیب خود ہی بیماری کو اپنے گلے لگالے تو دوسروں کا علاج کیسے کرے گا؟

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ سُفُيَانُ الثَّوُرِيُّ يَقُوُلُ: مَنُ رَأَى نَفُسَهٗ عَلٰى أَخِيُهِ بِالْعِلُمِ وَالْعَمَلِ، حَبَطَ أَجُرُ عَمَلِهٖ وَعِلُمِهٖ.(۲)

ذَكَرَهُ الشَّعُرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سفیان ثوری نے فرمایا کرتے تھے: جس نے اپنے علم و عمل کی وجہ سے اپنے آپ کو اپنے بھائی سے برتر جانا تو اس کے علم و عمل کا سب ثواب ختم ہو گیا۔

---

(۱) الشعراني، الطبقات الكبرى/۷۳۔

(۲) الشعراني، الطبقات الكبرى/۷۵۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ: كَيْفَ يَدَّعِي رَجُلٌ أَنَّهُ أَكْثَرُ عِلْماً وَهُوَ أَقَلُّ خَوْفاً وَزُهْدًا!(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام عبد اللہ بن مبارک فرمایا کرتے تھے: جو شخص خوف الٰہی اور دنیا سے بے رغبتی میں کمتر ہو وہ کیسے یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ وہ زیادہ علم والا ہے۔ (اگر وہ علم میں زیادہ ہوتا تو خوف و زہد میں زیادہ ہوتا۔)

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

كَانَ أَبُوْ إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهَمَ يَقُوْلُ: مَا صَدَّقَ اللهُ عَبْدًا أَحَبَّ الشُّهْرَةَ بِعِلْمٍ أَوْ عَمَلٍ أَوْ كَرَمٍ.(٢)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابراہیم بن ادھم فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ اُس آدمی کو سچا نہیں گردانتا جو علم یا عمل یا سخاوت کی وجہ سے شہرت کو پسند کرے۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

(١) الشعراني، الطبقات الكبرى/٩٠۔

(٢) الشعراني، الطبقات الكبرى/١٠٥۔

كَانَ الإِمَامُ ذُوالنُّوْنِ الْمِصْرِيُّ يَقُوْلُ لِلْعُلَمَاءِ: أَدْرَكْنَا النَّاسَ وَأَحَدُهُمْ كُلَّمَا ازْدَادَ عِلْماً ازْدَادَ فِي الدُّنْيَا زُهْداً وَبُغْضاً، وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ كُلَّمَا ازْدَادَ أَحَدُكُمْ عِلْماً ازْدَادَ فِي الدُّنْيَا حُبًّا وَطَلَبًا وَمُزَاحَمَةً، وَأَدْرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُنْفِقُوْنَ الْأَمْوَالَ فِي تَحْصِيْلِ الْعِلْمِ، وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تُنْفِقُوْنَ الْعِلْمَ فِي تَحْصِيْلِ الْمَالِ.(۱)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ذوالنون مصری علماء سے فرمایا کرتے تھے: ہم نے ایسے (اہل علم) لوگوں کو پایا کہ ان میں سے جب بھی کوئی شخص علم میں زیادہ ہوتا تو اسی قدر دنیا سے بے رغبتی اور نفرت بھی زیادہ کرتا، جبکہ تم آج اس دور میں ہو کہ تم میں سے کوئی جب علم میں جتنا بڑھتا ہے اسی قدر دنیا کی محبت، طلب اور کشمکش میں زیادہ (حریص) ہو جاتا ہے۔ ہم نے انہیں (یعنی پہلے لوگوں کو) اس حال میں پایا کہ وہ علم حاصل کرنے میں مال خرچ کرتے تھے جبکہ آج تم مال حاصل کرنے کے لیے علم خرچ کرتے ہو۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

---

(۱) الشعراني، الطبقات الكبرى/۱۰٦۔